SENATE OF PAKISTAN

Senate Debates

Tuesday, July 8,1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ
رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يَٰأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا ادْخُلُوا
فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٠٨﴾ فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے۔ مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو۔ وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔ پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان رکھو کہ خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

Senate Debates

Tuesday, July 8,1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ
رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا
فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۰۸﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے
میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔
اور کوئی شخص ایسا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان بیچ ڈالتا ہے
اور خدا بندوں پر بہت مہربان ہے۔ مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے
پیچھے نہ چلو۔ وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے۔ پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ
تو جان رکھو کہ خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سوالات

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! نہایت اہم بل سامنے آرہا ہے کل بڑے بڑے مظاہرے بھی ہوئے ہیں لہٰذا اس کو فی الفور پاس کرنے میں وطن کی بھی بہتری ہو گی اور اسلامی نظریات کے حامل فیصلے بھی ہوں گے۔ لہٰذا میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ وقفہ سوالات کی اس مسئلہ پر قربانی دے کر وقت بچایا جائے تاکہ اس پر کام ہو اور یہ بل پاس ہو سکے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! یہ بہت غلط روایت ہو گی کہ جب کوئی بل آئے اسے جلد سے جلد پاس کرانے کے لئے ایوان کی جو اہم کارروائی ہے اسے ختم کر دیا جائے، اجلاس ایک دو دن بڑھایا بھی جا سکتا ہے، کوئی ایسی مصیبت نہیں آجائے گی، میں سرکاری پارٹی سے کہوں گا کہ ازراہ کرم وہ صبر کا مظاہرہ کرے۔ بل پاس ہو جائے گا۔ لیکن کارروائی کو چلنے دیں۔

جناب چیئرمین: مجھے اصولاً آپ سے اتفاق ہے، لیکن میں ایوان کے ہاتھ میں ہوں اور جیسے آپ فیصلہ کریں گے اسی طریقے پر یہ فیصلہ ہو گا۔ جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: نفاذ شریعت کے سلسلے میں جتنی بھی قربانی دی جائے وہ کم ہے، ہم نے پہلے ہی کافی وقت ضائع کیا ہے، یہ جو سوالات کا وقفہ ہے اس کی قربانی دینے کے لئے بھی ہم تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اگر واقعی حکومت مخلص ہے اس بل کو پیش کرنے میں اور اس کو منظور کرنے میں تو اس سلسلے میں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم ہر قسم کا تعاون کریں اور قربانی پیش کریں۔

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ اہم قومی نوعیت کا یہ بل آج سینٹ میں زیر غور ہے اور جتنا جلدی اس کو منظور کیا جائے اتنا ہی اچھا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جیسا محترم سینٹر مولانا کوثر نیازی نے ارشاد فرمایا ہے یہ تھوڑے سے سوالا[illegible] ہم ان کو نپٹا لیں۔

جناب چیئرمین: سوالات، جناب محمد فضل آغا صاحب۔

WORKING STAFF (GRADE-WISE) IN PAKISTAN RAILWAYS

48. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) total number of gazetted and non-gazetted staff working in the Pakistan Railways grade-wise; and

(b) the number of said employees with Baluchistan domicile?

Syed Yousaf Raza Gilani (Answered by Mr. Nisar Muhammad Khan): (a) The number of Gazetted and Non-Gazetted staff working on Pakistan Railways grade-wise is as under:—

Gazetted Staff:

BS—22	1
BS—21	5
BS—20	40
BS—19	69
BS—18	200
BS—17	509
Total	824

Non-Gazetted Staff:

BS—16	620
BS—15	118
BS—14	371
BS—13	104
BS—12	1,527
BS—11	4,951
BS—10	248
BS—9	1,128
BS—8	5,204
BS—7	9,787
BS—6	6,829

BS—5	16,692
BS—4	5,896
BS—3	15,980
BS—2	12,392
BS—1	44,027
Total	1,25,874

(b) The number of employees, grade-wise, with Baluchistan domicile is as under:—

Gazetted Staff:

BS—21	1
BS—20	1
BS—19	2
BS—18	8
BS—17	13
Total	25

Non-Gazetted Staff:

BS—16	8
BS—15	6
BS—14	6
BS—13	—
BS—12	48
BS—11	225
BS—10	—
BS—9	5
BS—8	196
BS—7	159
BS—6	122
BS—5	371
BS—4	102
BS—3	1,175
BS—2	955
BS—1	1,852
Total	5,230

جناب چیئرمین: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔ کافی لمبا ہے۔ کوئی ضمنی سوال؟

انجینئر سید محمد فضل آغا: ضمنی سوال۔ کیا وزیر موصوف صاحب فرمائیں گے کہ یہاں پر انہوں نے نان گزٹیڈ سٹاف کی ایک لسٹ دی ہے۔ جب آپ ٹوٹل نمبر پر جاتے ہیں تو تب ہمارا کوٹہ پورا ہوتا ہے۔ لیکن گریڈ دس سے اوپر جتنے افسران ہیں اس میں ہمیں ہمارے کوٹے سے کم دیا گیا ہے تو کیا ریلوے کے وزیر صاحب آپ کے توسط سے اس چیز پر غور کریں گے کہ گریڈ ۱۶ تک ہمارے لوگ جو پرسنٹیج کے لحاظ سے کم بنتے ہیں، وہ بلوچستان کے لوگوں کو اس کا حصہ دیں گے یا نہیں، کیونکہ لوئر سٹاف میں زیادہ دیا ہے اور اپر سٹاف میں کم۔

قاضی عبداللطیف: اردو کا مسودہ کل مجھے مل گیا ہے لیکن آج جو ترمیمات اس میں آئی ہیں وہ اس میں پھر نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: کس چیز کی۔

قاضی عبداللطیف: کل کے نویں ترمیمی مسودے میں، اردو والا آج بھی نہیں ملا ہے انہیں یہ ہدایت ہونی چاہئے کہ اردو والا بھی ساتھ ساتھ رکھ دیا کریں۔

جناب چیئرمین: اچھا، کوشش کرتے ہیں کہ آپ کو بل لینے سے پہلے وہ مل جائے۔

قاضی عبداللطیف: بل لینے سے پہلے نہیں، جلدی اگر مل جائے، تاکہ میں اس کا مطالعہ کر سکوں۔

جناب چیئرمین: وہی کوشش کرتے ہیں، جناب نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان: معزز سینٹر نے جو فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے لیکن اس صوبے سے ہمیں لوگ نہ ملنے کی وجہ ہے جونہی ہمیں وہاں سے لوگ ملیں گے اور اگر وہ خود بھی سفارش کریں تو ہم انہیں رکھنے کے لئے تیار ہیں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: سر یہ بہت سپریئر سٹاف کی بات نہیں ہو رہی ہے

This is grade 10 to grade 16.

تو اگر وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری سفارش پر ہمارے کوٹے کو یہ پورا کرنا چاہتے ہیں اور اس ایوان کے سامنے انہوں نے یہ کہا ہے تو ہمارے جو باقی ماندہ لوگ ہیں ہم ان کو مہیا کریں گے، اور جو ان کی qualifications ہیں اس پر پورے اتریں گے تو ان سے امید کرتے کہ جس طرح انہوں نے فرمایا ہے ان کو رکھ لیں گے اور ان کی اس یقین دہانی سے میں مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب'

پروفیسر خورشید احمد: میں اس موقع پر آپ کے توسط سے محترم وزیر صاحب اور پوری حکومت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کل بھی ہمارے سامنے یہ بات آئی تھی کہ (under-developed area) سے طالب علم نہیں آ رہے ہیں اور کوٹہ پورا نہیں ہو رہا ہے مطلب یہ ہے جو پوسٹیں موجود ہیں ان کے آدمی نہیں ہیں اور یہ ایک مستقل phenomenon ہے ایسا نہیں کہ اتفاقاً آج واقعہ ہوا ہے۔ فی الحقیقت اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ کس طرح ان علاقوں کے بچوں کی تعلیم 'ان کی تربیت اور ان سے ایسے افراد پیدا کریں تاکہ یہ خلاء پر ہو سکے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ لوگ نہیں ہیں یہ کسی حکومت کے لئے کوئی اچھا ایکسپریشن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ 'اس میں سفارش کی بھی کوئی بات نہیں ہے یہ ہر ایک سیکٹر میں گورنمنٹ کی 'منسٹری کی ایک statutory responsibility ہے کہ جو صوبائی کوٹے مقرر کئے گئے ہیں حتی الامکان کوشش کریں کہ ان کو پر کیا جائے اور جیسے پروفیسر خورشید صاحب نے ارشاد فرمایا تو گورنمنٹ کی پالیسی not in respect of railway only بلکہ تمام محکموں کے متعلق یہی ہونی چاہئے۔ اگلا سوال جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

Increase in Atta Prices

49. ***Prof. Khurshid Ahmad:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state whether the retail price of Atta has increased from Rs. 120 per maund in June, 1985 to Rs. 128 per mauned in August, 1985 ; If so, the steps taken by the Government to check the escalation in the price of atta and that of other essential food items?

Kazi Abdul Majid Abid (Answered by Mr. Sartaj Aziz): The Government has not increased the price of rationed Atta which is being released at Rs. 72.00 per 40 k.g. since 30th May, 1983. Retail price of Atta in the open market was also lower than Rs. 120 per maund during the period June—August, 1985 and ranged between Rs. 106.00 to Rs. 110 per 40 k.g. The Government has sufficient stocks of wheat for open market operations if the price of Atta crossed the reasonable limits.

As regards the steps taken by the Government to check the escalation in the price of other essential food items, details can be given if essential food items are specified.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال ؟

پروفیسر خورشید احمد میں کوئی خاص سپلیمنٹری اس لئے نہیں کر رہا ہوں کہ یہ سوال در اصل میں نے ستمبر میں بھیجا تھا، اسوقت situation بالکل تازہ تھی، بدقسمتی سے آج آٹھ مہینے کے بعد یہ جواب آیا ہے۔ اب میں کیا اس وقت کی بات کروں۔

Mr. Chairman: As the session was prorogued. Next question.

EXPENDITURES ON THE IMPORT OF EDIBLE OIL

50. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi** (Put by Sh. Muhammad Islam): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state:

(a) the amount of annual foreign exchange expenditure incurred on importing edible oil *viz*. Palm oil, Soyabean oil etc. for the last 5 years;

(b) the reasons for not growing more of Soyabean/Sunflower and other edible oil-producing crops in orders to reduce dependence on imports and save foreign exchange;

(c) whether the Government has any plan to grow more of Soyabean and other oil-producing crops; if so, the details thereof; and

(d) whether the Government intends to provide any incentives to the private sector to adopt modern agricultural techniques for growing the said crops under a crash progamme?

Kazi Abdul Majid Abid (Answered by Mr. Sartaj Aziz): (a) The required information is as under:—

(Rs. in Million)

	1980-81	1981-82	1982-83	1983-84	1984-85
Soybean Oil................	1,340.008	1,966.624	1,542.611	3,511.832	2,432.455
Palm Oil......................	1,272.300	1,362.291	1,960.443	2,984.871	4,344.318
Cotton seed Oil..........	—	0.854	3.175	0.038	—
Groundnut (Peanut)Oil	0.168	0.031	0.013	0.224	0.044
Olive Oil......................	5.701	2.993	4.913	10.088	6.336
Rape seed and Colza Oil..............................	0.503	17.718	154.375	—	79.025
Palm/Kernel Oil.........	0.124	0.116	—	0.521	1.998
Total	2,618.804	3,350.627	3,665.530	6,507.574	6,864.176

(b) They are primarily attributable to the facts that :—

(i) **The diversification in agriculture is a highly slow process;**

(ii) **GCP has been able to promote these crops among the farmers on limited scale due to lack of adequate institutional arrangement;**

(iii) **The requirements of quality seed of Sunflower are met by import which is a costly affairs. Similarly the availability of quality seed of Soyabean and its appropriate inoculum is not adequate;**

(c) It is planned to embark upon a large programme of production of oilseeds in collaboration with the Provincial Government and oil extraction industries. Under this plan it is expected to produce at least the incremental demand of edible oil and freeze import gap.

(d) The major incentive to the private sector for growing these crops under a crash programme is offered through fixation of remunerative support prices and guaranteed procurement of the produce.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال، کوئی نہیں، اگلا سوال۔

†جناب عبدالرحیم میرداد خیل:

جناب چیئرمین: یہ سوال پروڈکشن منسٹر کا ہے انہوں نے ایک معذرت بھیجی ہے کہ میرے سوالات کسی اور دن کے لئے ملتوی کر دیں، آج میں نہیں آ سکتا، تو ان کو اگلے روٹا ڈے پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال، مولانا کوثر نیازی صاحب۔

REQUIREMENT OF HEALTH CENTRE IN G-9/2 ISLAMABAD

52. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is no Health Centre, male or female dispensary or maternity ward etc. in sector G-9/2, (Karachi Company), Islamabad, whose total papulation is about 40 thousand persons;

(b) whether it is also a fact that the Federal Government Employees Welfare Association, Islamabad of this sector have made a number of representations in this connection to the Ministry of Health but of no avail; and

(c) if so, the time by which the said grievances will be redressed by the Government?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) There is a temporary dispensary for both male and female patients.

(b) Yes.

(c) A proposal is being worked out to establish a dispensary in the area, but the facilities of the Pakistan Institute of Medical Sciences are also available to them.

---

† Question No. 51 deferred on next rota day

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں نے وزیر موصوف سے سوال کے جزو (ب) میں یہ پوچھا تھا آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سیکٹر میں وفاقی حکومت کے ملازمین کی انجمن بہبود نے متعدد بار وزارت صحت سے گزارشات کیں لیکن بے سود' اس کا جواب انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں' یعنی دونوں باتوں کی تصدیق فرما رہے ہیں' متعدد بار گزارشات بھی کی گئی ہیں اور بے سود بھی وہ رہی ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ یہ بے سود کیوں رہی ہیں۔

Mr. Chairman: Shah Muhammad Pasha Sahib.

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Sir, for everything we have to go to the Ministry of Finance for sanction.

ابھی تک ہمیں وہاں کی اتھارٹی نہیں ملی ہے۔

As soon as we get the sanction, we will make the decision.

جناب چیئرمین: کیا یہ آپ بتا سکیں گے کہ آپ کی پرپوزلز کس سٹیج پر ہیں تفصیلات طے ہو چکی ہیں اور منسٹری آف فنانس کو submit کی ہیں۔ اب کیا سٹیج ہے۔ اس سے غالباً ممبر صاحب مطمئن ہو جائیں گے۔

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: We have twicely taken up the matter with the Ministry of Finance and they have not agreed. But they agreed now in principle and, *Insha Allah,* in a few months we will get it okeyed.

جناب چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب کوئی اور ضمنی سوال۔

مولانا کوثر نیازی: بس جناب تھینک یو۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال' مولانا کوثر نیازی صاحب۔

USE OF INSECTICIDES BY AGRICULTURE DEPARTMENT

53. * **Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperative be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Agriculture Department had banned the sale of insecticides three or four years back;

(b) whether the value of insecticides lying, at present, in the stores of the Department located in Punjab comes to 36 crore of rupees;

(c) the monthly rent of the said stores where such insecticides are presently kept; and

(d) whether the Government intends to take necessary steps for utilising the said insecticides?

Kazi Abdul Majid Abid (Answered by Mr. Sartaj Aziz): (a) The Sale of pesticides was banned in 1981.

(b) The value of insecticides/pesticides, lying at 2700 stores in the Punjab, in Rs. 99.2 million.

(c) The monthly rent of stores is about Rs. 25,000 per month.

(d) The Punjab Government has initiated an enquiry to determine correct state of affairs. The matter is pending with the Accountant General, Punjab (Audit Wing). The report is likely to be submitted soon. Another study has been carried out in respect of destruction of ineffective pesticides. The report has been received and is under examination. Further action will be possible on the basis of decision on that report.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ؟

مولانا کوثر نیازی: ضمنی سوال، جناب چیئرمین! اگر میں وزیر صاحب کو یہ suggest کروں کہ چھ سال سے جو پابندی لگی ہوئی ہے اب تک حکومت اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکی، تو کیا وہ اسے حکومت کی نا اہلی پر اور فیصلہ نہ کرنے کی صلاحیت پر محمول کرنے کو تیار ہیں ؟

جناب سرتاج عزیز: یہ مسئلہ ویسے تو صوبائی حکومت کا ہے جیسے کہ معزز سینٹر کو معلوم ہے کہ چار سال پہلے صوبائی حکومتیں یہ پلانٹ پروٹیکشن اور کیڑے مار دوائیوں کا کام اپنے محکموں کے ذریعے کرتی تھیں۔ جب سے یہ کام ڈی ریگولیٹ کر کے پرائیوٹ سیکٹر کو دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے اس وقت تک کچھ سٹاک پراونشل گورنمنٹ کے پاس پڑے ہوئے تھے اور اس میں بہت سے ایسے تھے جو کہ پرانے ہونے کی وجہ سے قابل استعمال نہیں تھے اور کچھ اس لئے کہ مختلف ایڈ پروگراموں کے تحت جو بہت پرانے سٹاک آئے تھے۔ ان میں سے بعض ہمارے سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں تھے۔ تو اس سلسلے میں جو انکوائریز کی گئی ہیں اس سے مختلف سٹورز میں قریباً ۹ کروڑ روپے کے سٹاک پڑے ہوئے ہیں۔ وہ فگرز صحیح نہیں ہیں جو معزز سینٹرز نے

[Mr. Sartaj Aziz]

۳۶ کروڑ بتائے ہیں اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ وہ غلط طریقے سے مارکیٹ میں نہ آجائیں چونکہ وہ صحیح حالت میں نہیں ہیں اور ان کو destroy کرنے کے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں اور ساتھ یہ بھی ہم نے انکوائری کی ہے کہ یہ کسی کی ذمہ داری بنتی ہے یا نہیں ہے جو پرانے سٹاک ہوتے ہیں وہ وقت کے ساتھ ویسے بھی ناکارہ ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی لیکن اگر کوئی ایسے سٹورز ہیں جو غفلت کی وجہ سے صحیح نہیں رکھے گئے تو اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں گے۔ جیسے میں نے کہا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے ہم نے صرف معزز سینٹر کے لئے اطلاع منگوائی ہے اور ان کی تسلی کے لئے انشاء اللہ جو صحیح اقدام ہیں صورتحال کو صحیح کرنے کے لئے وہ اٹھائے جائیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: ضمنی سوال۔ کیا وزیر صاحب اس کی تصدیق کریں گے کہ وہ ادویات جو ان کے الفاظ میں ناقابل استعمال ہیں انہیں سٹور کرنے پر اب تک حکومت ۱۸ لاکھ روپے سٹوروں کے کرائے کے طور پر خرچ کر چکی ہے؟

جناب سرتاج عزیز: جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے کہ ۲۵ ہزار روپے ماہانہ سٹورز کا کرایہ ہے اور اس سے ظاہر ہے................ (مداخلت)

Maulana Kausar Niazi: Per store ?

جناب سرتاج عزیز: نہیں جی تمام سٹورز جو ۲۰۰ ۷ سٹورز ہیں۔

جناب چیئرمین: اسی حساب سے ۱۸ لاکھ مولانا صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں۔ تین لاکھ سال کے ہوئے اور تین سال کے اٹھارہ ہوئے........... (مداخلت)

جناب سرتاج عزیز: ظاہر ہے کہ ان سٹورز میں صرف یہی نہ ہو گا کچھ اور بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: ممکن ہے یا نہیں ہے آپ precisely فرما رہے ہیں؟

جناب سرتاج عزیز: ظاہر ہے کہ آپ نے جو انداز' رقم بتائی ہے وہ یہی ہو گی اور اس کے متعلق آڈیٹر جنرل کی انکوائری نے جیسے بتایا ہے اس کی ذمہ داری متعین کی جائے گی کہ آیا جو دوا پڑی ہوئی ہے اور استعمال نہیں ہو رہی وہ تو پڑی رہے گی ہم کوشش کریں گے کہ وہ کاشت کاروں کا نقصان نہ کرے تو اس لئے اس میں جو گورنمنٹ کے اپنے سٹورز ہیں اس میں خرچہ

اضافی نہیں ہے جو کرائے کے ہیں ان میں اضافی ہو گا لیکن میرے خیال میں زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ ان تمام سٹورز کو اس طریقہ سے تلف کیا جائے کہ یہ مکس ہو کر یا کسی اور طریقے سے مارکیٹ میں نہ آئیں۔

جناب چیئرمین: نہیں۔ ان کا سوال یہ تھا کہ کیا یہ صحیح ہے کہ ان سٹوروں پر ۱۸ لاکھ روپے اب تک خرچ ہو چکے ہیں جو کہ آپ کے حساب سے وہ........... (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: تو کیا جناب حکومت کے پاس اتنا سرپلس روپیہ ہے کہ ۱۸، ۱۸ لاکھ کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: ویسے تو حکومت کے جتنے سٹورز ہیں ان کا اندازہ لگائیں تو وہ کروڑوں روپے بن جاتے ہیں اور وہ سٹور کبھی ۶۰ فی صدی استعمال ہوتے ہیں اور کبھی ۸۰ فیصدی تو سٹور کا خرچہ بجائے خود کم نہیں کیا جاسکتا۔ اگر حکومت کی پالیسی میں تبدیلی ہو تو حکومت کے سٹورز کو پہلے دن تلف نہیں کیا جاسکتا اس میں ان کا Examination کیا جاتا ہے کہ وہ قابل استعمال ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو کیا کیا جائے اگر ہیں تو کیا کیا جائے۔ اس میں کچھ وقت لگتا ہے۔ ظاہر ہے اس انکوائری میں ذرا زیادہ وقت لگا ہے اور عنقریب انشاءاللہ یہ سٹورز خالی کر کے دوسرے مصرف میں لائے جاسکیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: آخری سوال۔ چھ سال میں یہ حکومت کوئی فیصلہ نہ کر سکی تو انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت نے ایسی صورتحال معلوم کرنے کے لئے ایک انکوائری شروع کی ہے معاملہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب آڈٹ ونگ میں التوا میں ہے مین پوچھتا ہوں کہ یہ جو معاملہ التواء میں پڑا ہے اس کی انکوائری کب ہو گی؟

جناب سرتاج عزیز: خیر Pending کے لفظ کا ترجمہ التوا کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آڈیٹر جنرل یہ رپورٹ بنا کر پنجاب گورنمنٹ کو جلد پیش کر دے گا۔

جناب چیئرمین: التوا کو زیر غور پڑھئے تو پھر سمجھ میں آجائے گا۔ اگلا سوال جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

جناب چیئرمین: یہ فارن آفس کے متعلق ہے اور ہمیں آج صبح فارن آفس سے یہ اطلاع آئی ہے۔

[Mr. Chairman]

"According to the programme of business for the Senate, Tuesday, 8th July was alloted as Question Answer Day for the Foreign Office. Regrettably the Foreign Office has not been able togather the requisite material to address the questions earmarked for today. I would, therefore, be most grateful if you could request the Chairman on behalf of the Foreign Ministry to kindly defer todays set of questions to the next alloted day for the Foreign Office. But in the meantime if any Minister is prepared or has been briefed on this and he can reply on behalf of the Foreign Office, we shall be glad to take these questions."

جناب سرتاج عزیز: پانچ میں سے تین کی انفارمیشن آچکی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

Mr. Chairman: Will you be able to answer the supplementaries also?

Mr. Sartaj Aziz: Yes.

Mr. Chairman: In that case I think we can take those five questions.

Mr. Sartaj Aziz: Three out of the five Sir.

Mr. Chairman: Three out of the five, right. Is 54 included in these?

Mr. Sartaj Aziz: Yes.

Mr. Chairman: Right.

Naib Qasids as Security Guards in Embassies Abroad

54. ***Maulana Kausar Nizai:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Naib Qasids of the Ministry of Foreign Affairs used to be appointed as Security Guards in Pakistani Embassies until a few years back;

(b) whether it is also a fact that for some time past army personnel are being appointed in place of the said Naib Qasids in Foreign countries;

(c) whether it is further a fact that two or three army personnel are being posted to those Embassies where formerly only one Naib Qasid was appointed;

(d) if so, the reasons therefor?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Sartaj Aziz): The Answer to the first question is Yes.

(b) Yes.

(c) Naib Qasids of the Ministry of Foreign Affairs who are performing duties as Security Guards are being withdrawn only from those Missions where in the opinion of the ambassadors, the security situation warrants the posting of trained Security Guards to meet any threat to the security of personnel in premises of the Embassy of Pakistan. A list of Mission where trained Security Grards have been posted is attached as Annex-1.

اس میں کوئی پچاس مشنز کی لسٹ ہے جو میں ایوان کی ٹیبل پر رکھ دوں گا۔

A list of Missions where Naib Qasids of the Ministry of Foreign Affairs are performing security duties can be seen at Annex-2.

(d) In a review of the security situation in countries where our Embassies are located, it was discovered that Naib Qasids from the Ministry of Foreign Affairs who were posted there as Security Guards whould not be able to effectively guard the premises and personnel of the Embassy if threats arose as they were not on duty in the Chancery round the clock nor were they trained in any form of the un-armed combat. It was, therefore, decided in 1981 to post three trained Security guards to each of our Missions where the Ambassadors thought their services were needed. These trained Security Guards could not only perform security duties assigned to them on eight hourly shift round the clock but were also trained in un-armed combat and other related matters, so that they could effectively deal with the situation whenever the need arose. We have borrowed the services of these trained Security Guards from the G.H.Q.

Annex-I

LIST OF THE MISSIONS WHERE TRAINED SECURITY GUARDS HAVE BEEN POSTED

1. Kabul
2. Washington
3. Madrid
4. New Delhi
5. Kuwait
6. Rome
7. Copanhagen
8. Jeddah
9. Muscat
10. Lagos
11. Nairobi
12. Moscow
13. Bahrain
14. Mexico
15. Rabat
16. Berine
17. Stockholm
18. Zahidan
19. Meshed
20. U.N.New York
21. London
22. Bonn
23. Canberra
24. Damascus
25. Tripoli
26. Jalalabad
27. Kandhar
28. Vienna
29. Sana'a
30. Khartoum
31. Ottawa
32. Bunes Aires
33. Tehran
34. Dar-es-Salaam

35. Abu Dhabi
36. Dakar
37. Amman
38. Dhaka
39. Ankara
40. Doha
41. Baghdad
42. The Hague
43. Paris
44. Cairo
45. Bangkok
46. Accra
47. Brussels
48. Algiera
49. Colombo
50. Riyadh

Annex-II

LIST OF THE MISSIONS WHERE NAIB QASIDS ARE POSTED

S.No.	Name of Mission	No. of Naib Qasids
1.	Kabul	4
2.	Jalalabad	2
3.	Kandhar	1
4.	Adan	1
5.	Belgrade	1
6.	Bueharest	1
7.	Beijing	2
8.	Male	1
9.	Mogadishu	1
10.	Maputo	1
11.	Kathmandu	2
12.	Rangoon	1
13.	Kaualalumpur	2
14.	Bradford	1
15.	Jakarta	1
16.	London	3

[Mr. Sartaj Aziz]

1	2	3
17.	Seoul	1
18.	Benghazi	1
19.	New Dalhi	20
20.	Lisbon	1
21.	Tokyo	1
22.	Warsaw	1

Mr. Chairman: Supplementary question Maulana Sahib.

Maulana Kausar Niazi: No Sir.

Mr. Chairman: Next question No. 55 Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

یہ بھی اگلے rota day تک ملتوی کرنا پڑے گا۔ نمبر ۵۶ بھی ملتوی کرنا پڑے گا۔

Next question No. 57 Syed Fasieh Iqbal Sahib.

An honourable Member: On his behalf.

RAIL SERVICE ON BOSTAN-ZHOB SECTION

57. ***Syed Fasieh Iqbal:** Will the Minister for Railways be pleased to state the measures adopted by the Government to resume rail service on the Bostan-Zhob Section of the Pakistan Railways?

Syed Yousaf Raza Gilani (Answered by Mr. Nisar Muhammad Khan (Parliamentry Secretary): Consequent upon setting on fire three Railway bridges by miscreants on 23-5-1985 on Bostan-Zhob Section, the weekly passenger service was suspended on the section. The bridges have since been repaired but the section is not commercially viable, as it is causing a net loss of Rs. 10.225 million per annum. Traffic requirements of the area are being adequately served by road transport. There is, therefore, no proposal to resume rail service on the section, except running of goods trains occasionally between Bostan and Muslim Bagh for carrying chrome ores to Karachi, as and when the traffic offers.

جناب نثار محمد خان: جناب چیئرمین! یہ سیکشن ۸۵-۵-۲۶ کو بند کیا گیا کیونکہ تین پل تخریب کاروں نے تباہ کر دیئے تھے اور ان کے بعد یہ نہیں کھولا گیا کیونکہ خرچ بہت زیادہ اور آمدنی بہت کم تھی۔ مزید یہ کہ نہ ہی گورنمنٹ اسے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اصل حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کئی ملازمین بے روزگار ہو گئے ہیں اور اس سیکشن کے بند کرنے کی اصل وجوہات یہ ہیں کہ ہمارے پاس سواری نہیں ہے۔ سواری تو ہے لیکن پل جیسے وہ کہہ رہے ہیں کہ تخریب کاروں نے اڑائے ہیں تو یہ حکومت کا فرض ہے کہ پلوں کی حفاظت کرے اور اس سیکشن کو جاری رکھے کیونکہ اس سے بلوچستان اور صوبہ سرحد کے درمیان بہت بڑا فاصلہ جلد طے ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ اس سیکشن کو بند نہ کیا جائے۔ اس پر مال گاڑی جلدی جا سکتی ہے جس سے کرومائیٹ وغیرہ کی نقل و حمل ہو سکتی ہے۔

جناب نثار محمد خان: جہاں تک مال گاڑی کا تعلق ہے اس سیکشن پر پل تیار ہو گئے ہیں اور حسب ضرورت گاڑی چلائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس پر خرچ بہت زیادہ اور آمدن بہت کم ہے باقی اس کے ساتھ parallel road جاتی ہے۔ تو جہاں تک پسنجرز کا تعلق ہے ان کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔ اس لئے اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اگر اس بنا پر کہ اس روٹ پر بسیں وغیرہ چلتی ہیں تو پھر پنجاب، سرحد اور کراچی میں تمام گاڑیوں کو بند کیا جائے اور اچھی فلائنگ کوچز چلائی جائیں اور پھر یہ ریلوے کا محکمہ ہی ختم کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جناب فضل آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جیسے نثار صاحب نے فرمایا کہ یہ کہنا بالکل درست ہے کہ وہاں پر پسنجر ٹریفک تو نہیں ہے اگر parallel روڈ کی وجہ سے لوگ بسوں سے آتے جاتے ہیں تو کیا نثار صاحب فرمائیں گے کہ ان ریلوے سٹیشنوں اور ٹریکس پر جو سٹاف تعینات ہے۔ ان کو extra staff declare کر رہے ہیں یا انکو کہیں اور تعینات کر رہے ہیں ؟

جناب چیئرمین: جناب نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان: جناب کوئی بھی ملازم برطرف نہیں کیا گیا ہے ان سب کو دوسری جگہ تعینات کیا جا رہا ہے۔ اور برطرف کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اور برطرف کرنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں ہے۔ جی قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں جناب نثار محمد خان صاحب سے یہ دریافت کروں گا یہ جو کوئٹہ ژوب یا پشاور لنڈی کوتل کوئٹہ چمن اس طرح کے جتنے بھی ریلوے ٹریکس ہیں اس نقطہ نظر سے بنائے گئے تھے اور چلائے گئے تھے کہ یہ بوقت ضرورت دفاع کے لئے انٹیکٹ ہوں بوقت ضرورت فوری طور پر قابل استعمال ہوں۔ تو کیا یہ پالیسی اب تبدیل ہو گئی ہے کہ اس میں نفع نقصان آپ بتا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان: جناب چیئرمین صاحب جن سیکشنوں کے متعلق جناب سینٹر صاحب نے فرمایا ہے وہ سب انٹیکٹ ہیں اور ڈیفنس کے لئے ہر وقت وہ استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! پسنجر ٹریفک کے لئے ان کو گاہے بگاہے استعمال کرنا، مثلاً بعض ایسی ہیں جہاں ہفتے میں ایک گاڑی چلتی ہے یہ اس بات کی ضمانت ہوتی ہے کہ یہ انٹیکٹ ہے۔ اگر یہ ٹریفک نہ رہے تو اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ یہ انٹیکٹ ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال۔ نمبر ۵۸۔ یہ دس کو آئے گا۔ منسٹری آف واٹر اینڈ پاور کو ٹرانسفر ہو چکا ہے۔ اگلا سوال نمبر ۵۹۔ سید فصیح اقبال صاحب۔

APPOINTMENT OF LOCAL PEOPLE AS STATION MASTERS AND ANCILLARY STAFF

59. ***Syed Fasieh Iqbal:** Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of Government to appoint Station Master and ancillary staff at the railway stations from among the local people of the area in which the railway station is located; and

(b) if so, when it will be implemented?

Syed Yousaf Raza Gilani: (a) Direct appointment as Station Master is not done in the Railway. The initial recruitment for this

58. Transferred to Water and Power Division for answering on 10th July, 1986.

category of staff is made as Signallers/Assistant Station Masters Grade-I on each Division of the Railway. Only persons with requisite qualifications domiciled in the civil districts within the jurisdiction of the Railway Division are eligible for initial recruitment. On recruitment and after passing the prescribed departmental examination and after training they can be posted at any station in the Division from where they were recruited. They are not necessarily posted at the station/district to which they belong. Assistant Station Masters/Station Masters Grade-I and II are posted on the Divisions where they are recruited. Assistant Station Masters/Station Masters Grade-III can be posted on any Division on the Railway system.

(b) It is being implemented as mentioned in (a) above.

جناب چیئرمین : ضمنی سوال ؟ نہیں ہے۔ اگلا سوال ۔ میر علی نواز خان تالپور۔ نمبر ۶۰۔

Mr. Sartaj Aziz: May I request that this question may be postponed. The information is being collected.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے اگلی دفعہ لے لیں گے۔ اگلا ، میر علی نواز خان تالپور نمبر ۶۱ ، پروڈکشن منسٹر نہیں ہے ، اس لئے یہ بھی اگلے روٹا ڈے پر آئے گا۔ Next question ۶۲۔ محسن صدیقی صاحب۔

An honourable Member: On his behalf.

ALOPATHIC DRUG MANUFACTURING INDUSTRY

62. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) what facilities, if any, are available to the alopathic drug manufacturing Industry in respect of the provision of raw material and packing material; and

(b) whether similar facilities are also provided to the Tibbi drugs manufacturing Industry, if so, the details thereof?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) The facilities available to the allopathic drug manufacturing Industry on raw and packing materials are:

---

† 61-60. Transferred to next rota day for want of information.

[Shah Muhammad Pasha Khuro]

(i) No duty or Sales Tax is charged on raw materials and packing materials imported for exclusive use in the manufacture of drugs.

(ii) Duty and sales tax are charged on imported raw materials and packing materials which are not exclusively used for the manufacture of drugs, but the whole of duty and sales tax is refunded on their consumption.

(iii) Duty and salex tax are charged on imported raw materials and packing materials which are manufactured locally as well and are used in the manufacture of drugs but customs duties as are in excess of 40% *ad valorem* and whole of sales tax are exempted.

Tibbi drug manufacturing industry is allowed to import the raw materials, classified under 12.07 of Pakistan Customs Tariff, except Cannabis and Cocoa leaves, subject to the levy of 40% duty and 12.5% sales tax. Import of Cinchona bark is duty free.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ضمنی سوال کوئی نہیں ہے۔ اگلا سوال ۶۳ بھی پروڈکشن منسٹر صاحب کا ہے۔ اگلی دفعہ آئے گا۔ نمبر ۶۴ بھی اسی طرح ہے۔ نمبر ۶۵ بھی اسی طرح ہے اور سوال نمبر ۶۶ کا تعلق بھی اسی طرح پروڈکشن منسٹر سے ہے۔†

قاضی حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: جی فرمایئے۔

قاضی حسین احمد: اس میں انہوں نے کہا ہے کہ معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ان کی باری آئے گی تو اس وقت وہ یہی کہیں گے کیا اس کے لئے کوئی طے شدہ پروسیجر ہے کہ کسی منسٹری کو اطلاعات اکٹھی کرنے کے لئے کتنی مدت دی جا سکتی ہے کتنی مہلت دی جا سکتی ہے۔

جناب چیئرمین: جہاں تک رولز کا تعلق ہے۔ آپ کو بھی علم ہو گا کہ دس دن کا نوٹس چاہئے ہوتا ہے اور اس میں منسٹری کو کم از کم تین کلیئر دن ملنے چاہئیں۔ لیکن یہ سوال کی نوعیت پر ہے کہ اگر انفرمیشن بہت لمبی چوڑی ہے تو اس پر وقت لگتا ہے اور اگر سمپل ہے تو پھر اور

† Questions Nos. 63 to 66 deferred for next rota day.

صورت ہو گی لیکن جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے جو سیچوئشن آج ہے وہ آئندہ روٹاڈے پر نہیں ہونی چاہئے اور منسٹر کو چاہئے کہ جو انفریمیشن ہے وہ آپ کو مہیا کر دے۔ اگلا سوال نمبر ۶۷ وزارت ریاستیں و سرحدی علاقہ جات کو مورخہ ۱۴ جولائی ۸۶ء کو جواب کے لئے منتقل کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب نمبر ۶۸۔

MONTHLY QUOTA OF EATABLES FIXED FOR SOUTH WAZIRISTAN AGENCY

68. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Food, Agriculture and Co-operatives be pleased to state:

(a) the monthly quota fixed for supply of flour, sugar, ghee and rice for the people of South Waziristan Agency;

(b) Whether it is a fact that the officers of the agency realise certain taxes illegally from the tribal people on the rations distributed and the amount so realised is deposited in a "Benevolent Fund" maintained out of it;

(c) the total amount earned on the ration distributed during the past year indicating also details of the expenditure incurred; and

(d) whether the Government intends to abolish this system of illegal taxation in the future?

Kazi Abdul Majid Abid (Answered by Mr. Sartaj Aziz): The relevant information is being collected from the Provincial Government concerned and it will be placed on the table of the House as soon as it is received.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہو گا۔

حاجی ملک فرید اللہ خان: جب جواب ہی نہیں تو ضمنی سوال کہاں سے ہو گا۔

جناب چیئرمین: یہ وہی صورت ہے جس کی شکایت قاضی حسین احمد صاحب نے کی ہے۔ اگلا سوال نمبر ۶۹ نواب زادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی۔ اس کا جواب تو اب آپ کے پاس ہے۔

++ Question No. 67 transferred to States and Fronties Regions Division for answering on 14th July, 1986

AMBASSADORS AND COUNCELLOR GENERALS FROM BALUCHISTAN

69. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogezai:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total number of persons from Baluchistan Province so far appointed as Ambassadors and Councellor Generals indicating also their names, the tribes to which they belong and home addresses; and

(b) the quota fixed in such appointments for people from Baluchistan?

Mr. Sartaj Aziz: Answered as follows:

(a) There are five Ambassadors from Baluchistan Province. Their names are:

1. Mr. M. Anwar Khan
2. Mr. Jamshed K.A. Marker
3. Mr. Gul Hanif
4. Mr. Ashraf Jahangir Qazi
5. Mr. Akber Shah

The information about the tribes to which they belong is not available but their addresses are available with me. If you allow me, I will read out the addresses. These are:

— Mr. M. Anwar Khan
Lane
Quetta

— Mr. Jamshed K.A.Marker
Quetta

— Mr. Gul Hanif
Tahir Khan Road, Quetta

— Mr. Ashraf Jahangir Qazi
Pishin, Quetta Division

— Mr. Akber Shah
Quetta

(b) The quota fixed for such appointments from Baluchistan is 3.5% which comes to three Ambassadors. In this case five are serving from that province.

Nawabzada Jahangir Shah Jogezai: The question was about their tribes—which tribe they belong to. We do not want their addresses. We want to know to which tribe they belong. Are they real Baluchistanis and from which tribe or they belong to other categories and accommodated in Baluchistan quota? This was our intention in asking the question.

جناب چیئرمین : یہ تو سوال نہ ہوا۔

Mr. Sartaj Aziz: Normally in the service record the information about tribal affiliations is not obtained. The information about the province of domicile is obtained.

Mr. Chairman: He actually wants to know their domicile.

Mr. Sartaj Aziz: They are all from Baluchistan.

Mr. Chairman: Next question.

IMPORT OF WHEAT

70. ***Mr. Javed Jabbar** (Put by Nawabzada Sheikh Omer Khan): Will the Minister for Food, Agriculture and Cooperatives be pleased to state the measures being adopted by the Federal Government to ensure that the present level of annual wheat imports are reduced?

Kazi Abdul Majid Abid (Answered by Mr. Sartaj Aziz): Government has been making every possible effort to increase the yield per acre of wheat by supplying adequate quantities of imputs like seed, fertilizer and irrigation water and through dissemination of improved production technology to the farmers so as to ensure that the country does not require to import wheat at all. Price support policies also play an important role in achieving higher production levels.

Mr. Sartaj Aziz: I may add to the printed answer that this year, in fact, we are exporting some wheat rather than importing wheat.

Mr. Chairman: No supplementary?

Next question. No 71, Mr. Javed Jabbar.

An honourable Member: On his behalf.

PAKISTAN'S CONTRIBUTION TO U.N.O.

71. ***Mr Javed Jabbar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total amount paid by Pakistan to UNO as its contribution in terms of Article 17 of the UN Charter; and

(b) the total amount of financial aid received from UN agencies by Pakistan during the past five years?

Mr. Sartaj Aziz: Under Article 17 of the UN Charter, Pakistan contributes 416839 dollars with regular budget of the United Nation annually. Pakistan receives assistance from various UN agencies. The major source of this assistance is United Nation Development Programme. The planned figures of assistance from the UNDP to Pakistan for the past 5 years was 60 million dollars. The net amount of assistance we received from the UNDP during the past five years was about fifty million. Apart from the UNDP, Pakistan also receives assistance from other agencies such as United Nations Fund for population control about 3 million annually, United Nation children Fund about 4 million annually, the UN Technical Cooperation Programme about 2 million annually. The precise figures for such assistance of course, varies slightly every year. Apart from such regular programmes, Pakistan also receive emergency relief assistance for the Afghan Refugees through the UN High Commissioner for refugees and the World Food Programme. The total amount of such assistance is in the range of 400 million dollars annually. The precise figures vary from year to year.

Mr. Chairman: Thank you. Next question. No. 72.

Mr. Sartaj Aziz: This may kindly be postponed.

+ Question No. 72 was deferred.

Mr. Chairman: This brings us to the end of the question and also to the end of the questions' time. We take up leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین: جناب احمد میاں سومرو نے درخواست دی ہے کہ ۶ جولائی کو اپنی اہلیہ کی بیماری کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ۶ جولائی ۱۹۸۶ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میجر جنرل (ریٹائرڈ) شریں دل خان نیازی نے اپنے ایک قریبی عزیز کی علالت کی بنا پر ایوان سے ۸ تا ۱۰ جولائی تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: تحریک استحقاق نمبر ۱۰۔ مولانا کوثر نیازی کے نام پر ہے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

(i) *Re*: Failure of the Federal Government to *Re*- Organize the Board of Governors of C.D.A. According to the Resolution Passed by the Senate

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری تحریک استحقاق یہ ہے کہ سینٹ کے ایک گذشتہ اجلاس میں میری ایک قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی تھی جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ سی ڈی اے اسلام آباد کے بورڈ آف گورنرز کی تشکیل نو کی جائے اور اس میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے نمائندگان کو بھی نمائندگی دی جائے۔ اس قرارداد کو منظور ہوئے کئی ماہ گزر چکے ہیں۔ دریں اثنا اسلام آباد کی انتظامیہ کے حالات پہلے سے بدتر ہو چکے ہیں مگر حکومت نے اس سلسلے میں اب تک کوئی قدم نہیں اٹھایا یہ صورت حال اس ایوان کی عزت اور استحقاق کو مجروح کرنے کے مترادف ہے اور میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ایوان میں غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس کی وضاحت بھی کر دیجئے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! میں کل بھی اسی نوعیت کی اپنی ایک تحریک استحقاق پر بالتفصیل اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہوں، میں اس کا اعادہ نہیں کروں گا میں صرف یہ

[Maulana Kausar Niazi]

گزارش کروں گا کہ ہو سکتا ہے کہ بعض وہ قرار دادیں جو اس ایوان نے منظور کیں ان کو implement کرنے میں حکومت کو کچھ دقتیں درپیش ہوں لیکن یہ قرار داد جو اس ایوان نے اتفاق رائے سے منظور کی یہ ایک بے ضرر قرار داد تھی۔ اس کو implement کرنے میں حکومت کو کسی وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ قرارداد ریڈیو اور ٹیلیویژن سے بھی نشر ہوئی، پریس میں بھی آئی لیکن آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس قرار داد پر حکومت نے غور بھی کیا یا نہیں کیا۔ کیبنٹ نے اس پر غور کیا، اس کے ایجنڈے پر آئی یا نہیں آئی۔ اس صورت حال سے اس ایوان کی بے وقعتی میں اضافہ ہوتا ہے کہ یہ ایوان اتنا بے وقار ہے کہ اس کی قرار داد کو حکومت نے اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اس پر غور کیا جائے۔

میں پھر عرض کروں گا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہاں کی قرار داد حکومت پر binding ہوتی ہے لیکن اس پر غور کرنا حکومت پر binding ہوتا ہے اور ایوان کا یہ حق ہے کہ اس کو ان وجوہ اور اسباب سے آگاہ کیا جائے جن کی بدولت وہ قرار داد زیر عمل نہیں آسکی یہ صورت حال بہت افسوس ناک ہے حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے وزن کو اور ان کی حیثیت کو کم تر بنانے میں اس سے زیادہ اور کوئی بات موثر اور کارگر ثابت نہیں ہو گی۔ اب جبکہ ملک سے باہر یہ تحریک چل رہی ہے کہ مڈ ٹرم الیکشن ہوں اور یہ ایوان توڑ دیئے جائیں تو اگر یہی صورت حال جاری رہی اور حکومت نے ان ایوانوں کو اسی طرح لیا کہ ان کی قرار دادوں کا کوئی نوٹس نہ لیا، ان کو seriously نہ لیا۔ ان میں پاس ہونے والی قرار دادوں کو بالکل ایک صدائے صحرا سمجھا تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ واقعتاً وہ تحریک موثر ہو گی اور یہ ایوان زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکیں گے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ حکومت یہ بتائے کہ اس سلسلے میں اس نے کیوں کوئی کارروائی نہیں کی کیوں اس پر غور نہیں کیا کیوں ان وجوہ اور اسباب سے اس ایوان کو آگاہ نہیں کیا جن کی بنا پر یہ قرارداد اب تک معرض التوا میں پڑی ہوئی ہے۔

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chaiman, may I begin with assurance to the honourable Senator that the Government attaches utmost respect and priority to the resolutions adopted by the Senate and gives them the most serious considerations they deserve. This particular 'resolution' has also been under very active consideration of the CDA and the Cabinet Division and this opportunity is, therefore, may be

utilized in time to explain the kind of action that has so far been taken. The question of the functions of the CDA and the manner in which elected representatives should be associated with it is linked to the over all role and functions of the CDA. It is a Development Authority, it is also a Municipal Authority and the relationship of the CDA to the Administrator of Islamabad and the way the function should be linked is also under examination. The Capital Development Authority and the Cabinet Division have formulated proposal in which elected representatives could be associated with the municipal functions of CDA as is done in all other cities untill a proper municipality or municipal set up is constituted and for that purpose the composition and functions of an Advisory Committee comprising the Members of the National Assembly, Senate and the Ministries concerned has already been initiated and is under active consideration and I hope that decision on the subject will be taken very soon. The delay in this matter of course, occurred because the definition and distinction of the various kinds of functions which should now be separated and the evolution of the CDA from Development Authority to Municipal Authority and its relationship with the Islamabad Administration does involve a number of implications and remifications which have to be carefully considered. So, I would like to assure the Senator that resolution is under active consideration and the decision would be made very soon. The Government attaches every respect and priority to the resolution adopted by the Senate. As far as the motion itself is concerned since the resolutions are not binding on the Government, no breach of privilege as such has taken place. Therefore, while the privilege motion itself is not admissible. I like to assure the Senator of the urgency with which hopefully an action will be taken in this matter.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میں خود یہ عرض کر چکا ہوں کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہاں پاس ہونے والی قراردادیں حکومت پر بائنڈنگ ہیں یا نہیں تو میں خود اس سلسلے میں کلئیر ہوں کہ وہ بائنڈنگ نہیں ہیں لیکن جیسا کہ میں نے کل عرض کیا تھا یہ سینٹ کی طرف سے رائے کا اظہار ہے اور سینٹ پورے ملک کی نمائندہ ہے اور گویا یہ پورے ملک کی رائے ہے۔ پورے ملک کی رائے کو قابل غور سمجھنا اور اس پر غور کر کے فیصلہ دینا اور اس سے ایوان کو آگاہ کرنا 'یہ حکومت پر بائنڈنگ ہے' آپ یقیناً اس سلسلے میں میری تائید فرمائیں گے۔ جتنی بار اس مسئلے پر غور ہو چکا وہ ہو چکا لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ محترم وزیر یہ بتائیں کہ اب

[Maulana Kausar Niazi]

مزید کتنے ماہ وہ اس پر غور فرماتے رہیں گے تاکہ میں یہ فیصلہ کروں کہ قبل اس کے کہ آپ کی رولنگ موصول ہو کہ میں اس پر اصرار کرتا ہوں یا نہیں............ (مداخلت)

جناب سرتاج عزیز: جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا' اس سلسلے میں جو تجاویز ہیں وہ مرتب ہو کر پیش کی جانے والی ہیں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس پر عنقریب کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی: عنقریب کو ذرا ڈیفائن کر دیں۔

جناب سرتاج عزیز: چار سے چھ ہفتے تک۔

مولانا کوثر نیازی: ٹھیک ہے جناب' میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین: اچھا' میں ایک عرض کر دوں کہ بعض سوالات اس نوعیت کے ہو سکتے ہیں کہ ایک قرار داد پر کیا عملدر آمد ہوا ہے یا حکومت کا کیا ارادہ ہے۔ بجائے اس کے کہ اس کو استحقاق کی شکل میں لے آئیں' میرے خیال میں یہ زیادہ آسان ہو گا کہ سوال کی شکل میں جو جواب ملتا ہے اس سے آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو اس کو پھر استحقاق کا موضوع بنائیں۔

مولانا کوثر نیازی: آپ خود بھی فرمایا کرتے ہیں

نوا را تلخ ترمی زن چو ذوق نغمہ کم یابی

جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو انہیں جگانے کے لئے تھوڑا سا ذرا اور انداز اختیار کرنا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے یہ تو پتہ چلے کہ ذوق نغمہ واقعی کم یاب ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب آپ ہمارے سینٹ کے چیئرمین ہیں تو آپ فرمائیں کہ جب کئی ماہ تک ایک قرار داد کا کوئی نوٹس نہ لے تو............ (مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے آپ سے پورا اتفاق ہے کہ اس ہاؤس کی قرار داد کو بہت ہی عزت اور ترجیح سے دیکھنا چاہیئے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: اس کا کوئی جواب تو موصول ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: لیکن اگر وہ سوال کی شکل میں پوچھیں تو جلدی جواب آ جائے گا بجائے اس کے کہ آپ اس کو استحقاق کا موضوع بنائیں۔

مولانا کوثر نیازی: بہرحال ابھی تو تحریکیں اور بھی آرہی ہیں انشاء اللہ۔

جناب چیئرمین: وہ آنی چاہئیں، اسی مطلب کے لئے تو تحریکوں کا یہ رواج ہے۔ اس پر اصرار نہیں کیا جارہا۔ احمد میاں سومرو صاحب Are you moving your privilege motion?

Mr. Ahmed Mian Soomro: Day after tomorrow.

Mr. Chairman: Right. This finishes then the privilege motions for today. Now adjournment motions. Janab Abdur Rahim Mir Dad Khel Sahib No. 8.

(ii) *RE*: CASUALITIES AS A RESULT OF ARTILLERY FIRE BY AFGHAN FORCES

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ روزنامہ "مشرق" کوئٹہ میں مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۸۶ء کو یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے کہ چمن پر افغان توپخانے کی زبردست گولہ باری سے ایک شہری شہید اور ۱۶ زخمی ہوئے۔ یہ کارروائی غیر ملکی تخریب کاروں کی کمین گاہوں پر لیویز کا حملہ روکنے کے لئے کی گئی ہے۔ ملزم ایک ہفتے سے علاقے میں قتل و لوٹ مار جیسے گھناؤنے جرائم میں مصروف ہیں، میں ایوان سے ملتمس ہوں کہ اس مسئلے پر غور کیا جائے اور اس کا سدباب کیا جائے۔ اور اس اہم مسئلے پر دفاعی نقطہ نگاہ سے بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Sartaj Aziz: Yes Sir.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! پاکستان کے ایک ایک چپے کی حفاظت کرنا ہر شہری اور ہر حکومت کا فرض عین بنتا ہے اور ہمیں اس مقصد کے لئے موثر اقدامات کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور ہونی بھی چاہئے اور پہلے جب گولہ باری ہوئی تو اس سے ہم نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نے صرف احتجاج کیا ہے اور سفیر کو بلا کر اسے کہا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ صرف تنبیہہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک چھوٹا بچہ کوئی شرارت کرتا ہے تو والدین اس کو تھپڑ مارتے ہیں کہ آئندہ اگر آپ نے ایسا کیا تو میں ایسا کروں گا۔ یہ ایسی صورت حال ہو چکی ہے اور کئی شہری اس میں شہید ہو گئے ہیں اور ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اس کا سدباب ہونا چاہئے اور اس ملک کی حفاظت کرنا ہمارا فرض بنتا ہے تو اسی طرح اس بارڈر پر چمن شہر

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

جو قندھار کے قریب ترین ہے اور دفاعی نقطہ نگاہ سے وہاں پولیس یا اسی طرح کی سروسز بہت کم ہیں اور مزید حفاظتی اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ اس طرح آئندہ یہ کام نہ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک کی حفاظت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں سینیٹر صاحب کے بیان سے متفق ہوں کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام علاقے اور عوام کی حفاظت کے لئے مکمل اقدامات کرے یہ واقعہ جو ہوا یہ واقعی افسوسناک ہے جیسا کہ اور علاقوں میں ہوا ہے کہ افغانستان کی طرف سے ہمارے علاقے پر گولہ باری کی جاتی ہے اور اس سلسلے میں وہاں کی سول انتظامیہ نے فرنٹیئر کور کی مدد سے اور پولیس کی مدد سے مناسب کارروائی کی تاکہ تخریب کار جو ہیں وہ علاقے کے اندر زیادہ کارروائی نہ کر سکیں یا تخریب کاروں کو آگے نہ لے جا سکیں۔ اس سلسلے میں حکومت نے اس علاقے میں جو موجودہ اقدامات تھے ان کو بھی زیادہ مستحکم کیا ہے اور اب اس علاقے میں مزید حفاظتی اقدامات مناسب طور پر کر لئے گئے ہیں۔ جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے اس طرح کے واقعات چونکہ اور کئی مختلف علاقوں میں ہوتے رہے ہیں اور قومی اسمبلی اور سینٹ میں ان پر پہلے ہی بات ہو چکی ہے بطور موشن کے یہ اے (ڈی) کے اندر ایڈمیسبل تو نہیں ہے لیکن جہاں تک اس واقعہ کا تعلق ہے جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں حکومت مناسب اقدام بھی کر چکی ہے اور اس پر جو معزز سینیٹرز ہیں ان کی خواہشات کا احترام بھی کرتی ہے کہ اس سلسلے میں مزید اقدامات جو ہیں وہ پوری طرح کئے جائیں اس لئے میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ اس پر اصرار نہ کریں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں وزیر محترم کا مشکور ہوں کہ انہوں نے نہایت ہی دردمندی سے وضاحت کی ہے اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی اسی طرح جذبات کا اظہار کرتے رہیں گے دراصل مسئلہ یہ ہے کہ اس گولہ باری کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ میں اس تحریک پر اصرار نہیں کرتا۔ شکریہ

جناب چیئرمین: مولانا کوثر نیازی، تحریک نمبر ۱۲۔

(iii) *RE*: ACCUSATION ABOUT COLLABORATION BETWEEN PAKISTAN AND ISRAEL IN THE ETHNIC CRISIS IN SRI LANKA

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری اس تحریک کا متن یہ ہے۔ بھارتی وزیر اعظم جناب راجیو گاندھی نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل اور پاکستان سری لنکا کی

تامل آبادی کے قتل عام میں ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے ہیں۔ پھر انہوں نے اس مقصد کے لئے دونوں ملکوں پر کولمبو گورنمنٹ کو فوجی امداد دینے کا بھی الزام لگایا ہے۔ یہ بیان جہاں ایک طرف پاک بھارت تعلقات میں ایک رکاوٹ کی نشاندہی کرتا ہے وہاں اسرائیل اور پاکستان کے درمیان موافقت کا بھی الزام لگایا گیا ہے اور دوسرے قدرتی طور پر پاکستانیوں میں اس سے تشویش پیدا ہوئی ہے۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Sahabzada Yaqub Khan: Yes Sir.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ اس کی وضاحت کرنا چاہیں تو کر دیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ بیان ایک ایسی شخصیت نے دیا ہے جو پاکستان کے لئے اچھے جذبات نہیں رکھتی۔ اس لئے ان کی اس بات کو پروپیگنڈے کے انداز میں لیا جائے گا۔ لیکن جب سے وزیر اعظم بھارت کو درازی عمر کی دعائیں دی ہیں اور ان کے جان و مال کی بڑی اللہ میاں سے پرارتھنا کی ہے۔ اس وقت سے ان کی حیثیت پاکستان میں بھی ایک بہت اہم آدمی کی ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کی اس بات کو اس بنا پر رد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ایک ایسے ملک کے وزیر اعظم ہیں جن کے تعلقات پاکستان سے خوش آئند نہیں، پھر اگر یہ بات وزنی نہ تھی اور اس کے اندر کوئی صداقت نہ تھی، تب بھی اس کا بین الاقوامی سطح پر اثر ہونا ایک قدرتی امر تھا، بی بی سی سے اس بات کا نشر ہونا اس بات کی دلالت کرتا تھا کہ پوری دنیا میں اس کا نوٹس لیا گیا ہو گا، لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری حکومت نے اسے کاؤنٹر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اسے contradict نہیں کیا، اور بی بی سی کو بھی کسی ذمہ دار شخص نے یہ انٹرویو نہیں دیا کہ اس میں کوئی صداقت ہے یا نہیں ہے۔ پھر اسرائیل اور پاکستان کے تعلقات کے ضمن میں جو بات کہی گئی ہے اس کے اندر وزن اس لئے بھی پیدا ہو گیا ہے کہ بدقسمتی سے ہماری ایک بہت ہی اہم شخصیت نے خلیج میں اسرائیل کے وجود کو برداشت کرنے کے ضمن میں عربوں کو جو مشورہ دیا، اس کی صدائے بازگشت بھی ابھی بین الاقوامی پریس میں تازہ ہے اس بناء پر بھی یہ شبہ کیا جا سکتا تھا، کہیں واقعی پاکستان اسرائیل کے ساتھ کچھ پینگیں بڑھانے کی کوشش تو نہیں کر رہا، اس

[Maulana Kausar Niazi]

لئے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے اور اسے اس ایوان میں زیر بحث لانا چاہئے '
کہ کہیں اسرائیل کے سلسلے میں پاکستان میں کوئی سافٹ کارنر تو پیدا نہیں ہو گیا ' اور کہیں
حکومت پاکستان واقعی درپردہ کوئی محبت کا پیمان باندھنے کی کوشش تو نہیں کر رہی میں سمجھتا ہوں
یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس لئے اسے ایوان میں ضرور زیر بحث آنا چاہئے۔

Mr. Chairman: Mr. Sahabzada Yaqub Khan.

Mr. Sahabzada Yaqub Khan: Mr. Chairman Sir, because of the difficulties experienced by it in its attempt to play the role of an honest broker on the ethnic crises in Sri Lanka, India has been pointing an accusing finger at Pakistan. The Indian authorities have expressed views about so called hand in military training in Pakistan and in Sri Lanka. They have gone to the extent of accusing us of collaboration with Israel, a country which we do not even recognize. Pakistan provides military training to personnel of the Sri Lankan armed forces as it does indeed to several other countries. India also imparts similar military training to members of the armed forces of Sri Lanka. In very modest quantities we have on purely commercial basis, sold weapons to the Sri Lankans. The accusation about collaboration between Pakistan and Israel in the ethnic crises in Sri Lanka is motivated and obviously designed to drive a wedge between Pakistan and its friend in the Muslim and other Arab countries. The accusation is so patently absurd that a country like Pakistan which since its creation has been in the forefront, in the vanguard of the struggle against Israel, had identified itself totally with the Arab cause, the centre of gravity of which cause has been the Israeli issue. It is so patently absurd that Pakistan should be associated with an action or intentions of this kind that I think it would dignify those accusations if we went too far in trying to or made even any attempt to deny such an accusation. I think it has been made quite clear. I would state Sir that in an accusation of this nature even the attempt to deny it in a case that is so manifestly absurd, would give to the accusation an importance that it does not deserve and it needs to be treated with total contempt.

There can be no doubt at all that so far as our Arab brothers are concerned, such a doubt or such an anxiety could not, for one minute, arise or indeed cause any difficulties in our relations with those who are most directly concerned. Pakistan views the ethnic problem as Sri Lanka's internal affair. This is in keeping with our

unswerving commitment to the principle of non interference in the internal affairs of all countries. The allegations about our cooperation with Israel in any contracts whatsoever as I said is so entirely baseless that I think a debate on such an issue specially in this august House and in this sitting would lend to this baseless accusation, a degree of importance that it does not deserve and as I said it merits being treated with total contempt.

In view of this I would request the honourable member whose sentiments I deeply respect, (I also respect the views that he has expressed) not to press for an adjournment of the House since as I said this motion is based on a premise that is manifestly ridiculous and does not merit the dignity of a debate in this House. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Next one Motion No. 14. Maulana Kausar Niazi.

مولانا کوثر نیازی: ٹائمز آف انڈیا نے اطلاع دی ہے کہ بھارتی حکومت نے ایک ایسے شخص کو گرفتار کیا ہے جس سے بھارتی پنجاب کی سکھ ایجی ٹیشن میں پاکستان کے ملوث ہونے کے بہت سے دستاویزی ثبوت حاصل ہوئے۔ اس شخص نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ وہ پاکستان کی ملٹری انٹیلی جنس کا تربیت یافتہ ہے اور اسے بھارت کے مختلف علاقوں میں تخریبی سرگرمیوں کے لئے بھیجا گیا تھا۔ یہ صورت حال پاک بھارت تعلقات اور برصغیر کے امن و امان کے نقطہ نظر سے تشویش ناک ہے لہٰذا میں تحریک کرتا ہوں کہ سینٹ کا حالیہ اجلاس ملتوی کر کے اس پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Sahabzada Yaqub Khan: Yes Sir.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ اس کی مزید وضاحت فرمالیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سکھ ایجی ٹیشن بھارت کا داخلی مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ وہاں کے مخصوص حالات اور حکومت بھارت کی اپنی پالیسیوں کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ بھارتی حکومت پاکستان کو اس میں کسی نہ کسی طور پر ملوث کر کے اپنے اہل وطن کی توجہات اس داخلی پرابلم سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ پاکستان پر ایک مرتبہ چڑھ دوڑنے کے لئے رستہ ہموار کر رہی ہے۔ جناب والا! ٹائمز آف انڈیا کی جس رپورٹ کا میں نے حوالہ دیا۔ یہ صرف ایک ہی حوالہ نہیں ہے بلکہ میرے پاس اس وقت "India Today" ۱۵ مئی کا ایک بہت ہی comprehensive

[Maulana Kausar Niazi]

اور detailed آرٹیکل موجود ہے جو چار صفحوں پر موجود ہے اور اس کا عنوان ہے

"Sikh Terrorists — The Pakistans Hand"

اور اس کے اندر اپنے تیئں محرر نے بہت سے شواہد اور واقعات ایسے جمع کر دیئے ہیں جن کے ذریعے سے اس نے یہ ثابت کیا ہے کہ پاکستان اس سلسلے میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے سکھوں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے اور اسلحہ فراہم کیا جا رہا ہے اور اس طرح بھارت کے اندر جو گڑبڑ پیدا کی جا رہی ہے پاکستان اس میں پوری طرح شریک ہے مجھے یاد ہے کہ جناب وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ کے فارن آفیئرز کمیٹی کے ایک اجلاس میں اس صورت حال پر بحث کی تھی اور ان سے ہم نے یہ استفسار کیا تھا کہ وہ یہ بتائیں کہ کیا واقعی پاکستان کا ہاتھ اس سلسلے میں کار فرما ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا تھا کہ مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن اس میں وزیر خارجہ کے ذاتی علم کا سوال پیدا نہیں ہوتا سوال یہ ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ آرمی انٹلی جینس اس سلسلے میں اپنے طور پر کوئی ایسا کام کر رہی ہو، جس کی اطلاح وزارت خارجہ کو نہ ہو اور اس طرح ہم ایک ایسی مصیبت سے دوچار ہو جائیں کہ جو یک لخت پاکستان کے لئے ایک عذاب بن جائے۔

جناب والا! یہ ایک آگ ہے جس سے کھیلنا کسی طور بھی پاکستان کے لئے مفید نہیں ہو گا۔ سکھوں کی ریاست پاکستان کے حق میں نہیں ہے۔ یہ پاکستان کے لئے بلائے جان ثابت ہو گی ہم نہیں چاہتے کہ ایسی گڑبڑ ہو۔ ہمیں حکومت کی طرف سے واضح لفظوں میں یہ یقین دہانی چاہیئے کہ کسی طرف سے بھی پاکستان اس مسئلے میں مداخلت نہیں کر رہا۔ جناب وزیر خارجہ سے ہم نے اس دن عرض کیا تھا کہ وہ صدر صاحب سے بھی، آرمی اینٹیلیجنس کے ذرائع سے بھی مکمل معلومات لے کر ہمیں بتائیں کہ کہیں اس سلسلے میں تھوڑی بہت صداقت تو نہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ اب تک وہ تمام معلومات سے لیس ہو چکے ہوں گے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اگر اس کی واضح طور پر تردید فرما دیں تمام اطراف کا حوالہ دے کر جن کی نشاندہی میں نے کی ہے اور جس پر ڈسکشن اس محفل میں ہوئی تھی تو یقیناً مجھے شوق نہیں ہے کہ میں اس مسئلے پر خواہ مخواہ اصرار کروں میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو آگ پھیل رہی ہے اور جس میں پاکستان کو لپیٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں اس آگ سے بچانے میں کچھ نہ کچھ مدد کر سکوں۔

جناب چیئرمین: جناب صاحب زادہ صاحب۔

Sahabzada Yaqub Khan: Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman, Sir I respect the anxieties expressed by the honourable Senator. Always, the adjournment motions that he raises have in them a degree of weight and balance—that we all recognise and certainly this issue is one which can understandably be a cause of concern. It will be my attempt in the next few minutes to try to put at rest the anxieties and apprehensions that arise from the statement that he has made with his usual lucidity and eloquence.

Sir, India has not been able to produce even a shred of concrete evidence about Pakistan's alleged involvement in the crisis in East Punjab. The so-called proof that it claims to possess is based on confessions extracted under duress from alleged terrorists while they were under Police custody. Such evidence has no value whatsoever in the eyes of the law. India is trying obviously to give an external focus to its internal problems in order to divert popular attention away from the failure of its own internal policies and to paint the picture of a faoreign hand at work, foreign hand of a neighbour in order to discredit the Sikh agitation and to make the Sikh agitators as participating in acts of treason in conspiracy with and in collaboration with a neighbouring country, namely Pakistan. The Government of India has regrettably been unresponsive to our proposals in this regard aimed primarily at allaying mutual suspicion and putting at rest the doubts, apprehensions and allegations—stock allegations that have been made against us. We proposed, Sir, that the two countries should co-operate on curbing terrorism but India was not responsive to this question when it was suggested that the issue should be discussed under the purview of South Asia Regional Co-operation. Similarly they did not respond to our proposal that it would be very useful to jointly monitor illegal crossings of the border and equally a proposal that a meeting should take place between the Secretaries of Interior of the two countries and heads of other agencies involved so that they could, between them, discuss the allegations that are made and in this way allay the doubts and misgivings that have been raised.

The allegations to which the newspapers and indeed the Government of India have referred are baseless and devoid even of a modicum of truth. It strains credibility to understand how a race such as *Sikhs* with long and well known martial tradition, with perhaps more than 250,000 reservists retired personnel from the Army, who

[Sahabzada Yaqub Khan]

have served in every branch of the Armed Forces, should need the help of their neighbouring country to be trained in the firing of weapons and in the use of explosives—training of so elementary a kind which, it is patently ridiculous to believe, that they could not obtain, if they so desired, in their own country or if they did not possess it themselves. It would seem, therefore, to be very unreasonable to imagine that such training required so-called bases in Pakistan to be imparted to them.

The disturbances in East Punjab are entirely indigenous. As I said, the endeavour is to give an external focus to this problem. Let me reiterate that non-interference in the internal affairs of other countries is a cardinal principle of our foreign policy. We have no interest in the unrest in the Indian Punjab. We hope that India will be able to resolve whatever problem it might be facing in that part of their country. I would also say that apart from the reasons that I have deployed before you Sir, reasons also of international morality, of ethics, of conventions which prohibit interference and intervention of this kind; it would seem that in the security environment in which we now live in Pakistan, it would seem that for Pakistan, for reasons beyond the one that I have just mentioned, for us to try to fish in trouble waters and to create another inflammation on our Eastern Frontier would surely be an unwise act, quite apart from the reasons that I have just explained.

On these grounds Sir, the honourable Member is requested not to press for an adjournment of the House since the accusations are obviously baseless and for these reasons I hope that, he would, and in view of the explanations that I have given, would satisfy him sufficiently not to insist on the acceptance of the motion for a debate. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you, Maulana Kausar Niazi.

مولانا کوثر نیازی: جناب صاحبزادہ صاحب کی اس وضاحت کے بعد میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا۔

Mr. Chairman: This brings us to the end of the adjournment motions, the half an hour just finished a minute ago. We take up the regular business of the House.

THE CONSTITUTION (NINTH AMENDMENT) BILL

Mr. Chairman: Yesterday we adjourned on the second reading of the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan the Ninth Amendment Bill. The Minister for Law and Parliamentary Affairs had suggested a few amendments. There are a few other amendments also. We start with clause (2) of the Bill to which amendments have been proposed as it has been received from the Standing Committee. Janab Iqbal Ahmad Khan Sahib. We are taking up clause (2) of the Bill as received from the Standing Committee and you have proposed a few amendments. Would you kindly move your amendments?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I move clause (2).

Mr. Chairman: You have to move your amendment formally.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, I beg to move.

> "That in clause (2) for the words and full stop shall be **added**", and the Explanation occuring thereafter the following be substituted, **namely**:—
>
> "and the following Explanation shall be added, namely:—
>
> "*Explanation*.— Effect shall be given to the provisions of this Article in the manner provided in Chapter 3-A of Part VII."

Mr. Chairman: The motion before the House is:

> "That in clause 2, for the words and full stop shall be added", and the explanation occuring thereafter the following be substituted, namely:—
>
> "and the following explanation shall be added, namely:—
>
> "*Explanation*:—Effect shall be given to the provisions of this Article in the manner provided in Chapter 3-A of Part VII.

[Mr. Chairman]

I have two versions of this and I would like that the honourable Minister to explain, in one, the word 'only' has been omitted and an another, which probably was received earlier, the word 'only' also appears what the correct version we have to proceed with?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, while submitting this motion before the House I have not read the word 'only', 'only' is to be omitted.

Mr. Chairman: 'Only' is to be omitted. So, I will read it out again, just the portion which has to be substituted:—

"and the following explanation shall be added, namely:—

"*Explanation:*—Effect shall be given to the provisions of this Article in the manner provided in Chapter 3A of Part VII."

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, may I just give a verbal amendment on the drafting which I am sure the honourable Minister for Justice will also accept.

Mr. Chairman: Shall we deal with one and then we will come back to it if you have an amendment to suggest I think....(*Interruption*)

Mr. Ahmed Mian Soomro: This amendment, I think, is no amendment because this is same as reported by removing the word 'only'. It is the same as it was; so there is no amendment in fact.

Mr. Chairman: No, there is an amendment because the original as it has been received from the Standing Committee reads:—

"Effect shall be given to it in the manner prescribed in Chapter 3-A."

There it uses the word 'it' which does not refer to the provisions of this Article. Then there is no link between the main Article and the explanation which I think the amendment which has been brought by the honourable Minister that provides the link between the two.

Is it being opposed? If not, then I will put the question straightaway. The question before the House is:—

"That in clause 2, for the words and full stop "shall be added " and the Explanation occuring thereafter the following be substituted, namely:—

"and the following Explanation shall be added, namely:—

"*Explanation*:—Effect shall be given to the provisions of this Article in the manner provided in Chapter 3-A of Part VII."

Mr. Ahmed Mian Soomro: The minor amendments to that in the draft because if they are adding this explanation, obviously first of all Sir, there will have to be a full stop in clause (2) where they want to add this *Explanation*.

Mr. Chairman: That is not necessary, from the drafting point of view, it is perfectly right.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Another more important one, they are adding this formally in the Constitution and it says:

Islam shall be the State religion of Pakistan. 'They want to add and I discussed it with Minister who also agreed Sir, that they want to add the words:—

"and the injunctions of Islam as laid down in the Holy Quran and Sunnah."

Therefore, this full stop will have to be deleted from that in order to make it a continuous sentence.

Mr. Chairman: I would draw your attention to the fact that we are dealing with clause 2. Clause 1 and the preamble will be taken up......(*interruption*)

Mr. Ahmed Mian Soomro: This is clause 2.

Mr. Chairman: This is not clause 2.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I will explain to you. In clause 2, they say;

> "in the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan hereinafter referred to as the Constitution, in Article 2, after the word "Pakistan" and now after the word "Pakistan" there is a full stop at the end, the words and the injunctions etc., etc., shall be added.

Now, unless that full stop is removed from the original Constitution in Article 2, it will make no sense Sir. It would be grammatically incorrect.

Mr. Chairman: Mr. Iqbal Ahmad Khan.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, this issue was discussed with me by the honourable Senator. I submitted that I consulted the Draftsman on this issue and according to my information as was given to me by the Draftsman this is not necessary. However, I did not argue with my friend Senator Ahmed Mian Soomro if he feels that from drafting point of view it is necessary that the full stop after the word "Pakistan" is to be removed, I have no objection. But I personally feel that this amendment which I have submitted is perfectly right from the drafting point of view because if the Senator feel so strongly, I have no objection to accept his amendment to my amendment.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I would support Mr. Ahmed Mian Soomro. I think, this is grammatically correct if this full stop is removed after the word 'Pakistan'. After the word 'Pakistan' the full stop should be removed to make it grammatically correct and the sentence is to be read as continuous sentence.

Mr. Chaiman: I think, the intention is that they should read it as a continuous sentence. As for punctuation and grammetical mistakes of this type are concerned after the honourable House has passed the Bill, even then they can be inserted by the Secretariat itself. So, I think it should not pose any problem. Here we are dealing with the amendment which has been brought by the honourable Minister to the clause as proposed by the Standing Committee and I think the first question that I am putting is:

Whether that amendment is acceptable?

Mr. Ahmed Mian Soomro: My respectful submission would be.....*(interruption)*.

Mr. Chairman: I agree with you. There is no doubt about this. The 'full stop' would be removed but that cannot be a formal amendment. What I am suggesting is that it can be done in the course of final draft.

Mr. Ahmed Mian Soomro: The House will have to approve the draft.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! دراصل مسئلہ یہی ہے کہ احمد میاں سومرو صاحب نے جو بات کہی ہے وہ فنی اعتبار سے درست ہے۔ دستور میں کسی "کاما" کا اضافہ یا اسے حذف کرنا، فل اسٹاپ fulstop کا اضافہ یا اسے حذف کرنا، یہ بھی امنڈمنٹس کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ میری نظر میں یہ draftsmanship کی ایک خامی ہے اور غالباً ان کا پوائنٹ درست ہے۔ فل سٹاپ remove ہونا چاہئے پھر یہ جملہ آگے بڑھے گا اور یہ کام ہاؤس کے منظور کرنے کے بعد ڈرافٹسمین کر سکتا ہے لیکن وہ یہ چینج اپنے طور پر نہیں کر سکتا۔ اس لئے کہ interpretation of statute کے اندر punctuation کا ایک بڑا رول ہوتا ہے صرف "کاما" کے چینج کرنے سے اس کے معنی بدل جاتے ہیں۔

Mr. Chairman: So far as the rules are concerned it is clearly provided after a Bill has been passed. سیکریٹریٹ یہ چیزیں کر سکتا ہے۔ We are dealing with a Bill, although it is a Constitutional Amendment Bill.

یہ تو under rules وہ کر سکتے ہیں۔ بہر حال اس میں کوئی اعتراض نہیں۔ وہ 'sentence correct کرے گا۔ کیونکہ sentence شروع ہی 'and' سے ہوتا ہے یعنی اس سے پہلے فل سٹاپ نہیں ہے۔

I think this is the assumption. But since this is not a formal amendment, I am not putting it to the House.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I am making a formal amendment, Sir.

Mr. Chairman: You are moving a formal amendment.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Yes, Sir, I am moving a formal admendment. Because let us make ourselves grammatically conversant with it and what this august House passes should be correct.

Mr. Chairman: Right. Then I think, that should be put first. The question is:

That the 'full stop' at the end of the word 'Pakistan' should be removed.

Those who are in favour of the amendment may please say Ayes. Those who are against it may please say no. no. But since votes have to be counted, I think, I will have to request you to stand up. those who are in favour so that can be counted. How many people are voting for this?

Honourable Members: The entire House.

Mr. Ahmed Mian Soomro: There is no opposition.

Mr. Chairman: But we still have to have more than two-third majority as a Constitutional provision.

جناب اقبال احمد خان: سر! کلاز جب آپ put کریں گے اس وقت یہ پروسیجر اڈاپٹ کیا جائے۔

Mr. Chairman: Even, otherwise, this was the procedure we adopted at the time of Constitutional Eighth Amendment Bill and I can go into the reason if you want. This was also the procedure adopted in the former Assembly that for approval of an amendment there can be a simple majority. But the clause as such will have to be approved by the two-third majority.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, this amendment is moved by Mr. Ahmed Mian Soomro. But now, after his amendment, the amendment which I have submitted should also be put up.

Mr. Chairman: Right.

so, the question is:

That the amendment moved by the honourable Minister should be approved, that should form part of the Bill.

would you also kindly rise in your seats in fovour of it.

An honourable Member: Clause, Sir.

Mr. Chairman: Clause should be put separately.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, amendment is to be approved by voice-vote and when clause as amended, it shall be......*(interruption)*

Mr. Chairman: Even the voice would require the majority, and what I think, to be sure.....(*interruption*)

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, my submission is that as far as amendment is concerned that is to be approved by voice votes and when clause, after amendment, is put, votes shall be counted.

Mr. Chairman: You are right.

So, the amendment moved by the honourable Minister forms part of clause (2) of the Bill.

Now, I will put the clause itself.

The question is:

That the one clause as amended by the amendments moved by honourable member, Mr. Ahmed Mian Soomro and the honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs should form part of the Bill?

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The clause stands part of the Bill as amended.

پروفیسر خورشید احمد : sophisticated آلات کب کام آئیں گے۔

جناب چیئرمین: ان سے کسی اور وقت کام لیا جائے گا۔

Next we will take up clause (3). Are there any amendments to clause (3)? There being no amendment to clause (3) of the Bill, I will put the question:

"That clause (3) of the Bill, as received from the Standing Committee, forms part of the Bill."

(The motion was carried)

Mr. Chairman: So, clause (3) forms part of the Bill.

We take up the next clause, clause (4).

There is an amendment to this clause, of which notice has been given by Mr. Wasim Sajjad. Will he kindly move his amendment?

Mr. Wasim Sajjad: The amendment is:

That in clause (4) of the Bill as reported by the Standing Committee, in the proposed new clause 3-A after the words 'in respect of', occurring in the first line, the words "Muslim Personal Law or" be inserted.

Now, with your permission, Sir, may I explain.

Mr. Chairman: Let me repeat it.

That in clause (4) of the Bill as reported by the Standing Committee, in the proposed new clause 3-A after the words 'in respect of', occurring in the first line, the words "Muslim Personal Law or" be inserted.

Now you can say something in explanation. Sorry. First thing is, whether it is being opposed?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Opposed, Sir.

Mr. Chairman: Right.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, the existing Constitutional position is that the Federal Shariat Court has the jurisdiction to look into the existing laws and to determine whether they are in accordance with the injunctions of Islam or not. However, for certain reasons, certain areas were taken away from the jurisdiction of the Federal Shariat Court and these were—firstly, the Muslim Personal Law; secondly, fiscal laws; and thirdly, procedures of certain courts.

There was a reason for taking these matters away from the jurisdiction of the Federal Shariat Court. The reason, perhaps, was that various schools of thought did not agree on what were the exact injunctions of Islam governing these matters. There was a difference of opinion. There were various schools of thought on these matters. I need not go into the fiscal laws and to the procedural laws. But as far as the Muslim Personal Laws are concerned, there was a deep divergence of opinion as to what exactly are the injunctions of Islam on these matters.

in 1961, Sir, as you would all know, 'The Muslim Family Laws' Ordinance' was promulgated which made certain changes in what was then believed to be the Muslim Personal Laws governing these matters. Certain important changes were made by people who were well versed in the matters pertaining to Islam. These amendments were made on the basis of a report of a committee which was set up by the then Government. The committee consisted of certain eminent people in the field of jurisprudence of Muslim Laws and on the basis of this report, 'The Muslim Family Laws' 'Ordinance' of 1961 was promulgated. This Muslim Family Laws' Ordinance provided *inter alia*, for the following matters:

Firstly, that *Nikah* should be registered and there should be certain formalities about the registration of *Nikah*. Secondly, in matters relating to *Talaq* also certain formalities were brought in; and thirdly, Sir, very important, it was hitherto believed that an orphan grand-child was under Muslim Law not entitled to inheritance from his grand-father. It was believed at that time Sir, that if the father of the

[Mr. Wasim Sajjad]

child has died then he is to be excluded from the inheritance of his grand-father, although he is an orphan. These changes were introduced by means of the Muslim Family Laws Ordinance of 1961.

I do not want to go into this matter at this stage because now it has been decided that these matters will come within the jurisdiction of the Federal Shariat Court and that is the purport of the Ninth Amendment Bill. So, Sir, all these matters. *i.e.,* Muslim Personal Laws, Fiscal Laws, Procedures of courts will now be within the jurisdiction of the Federal Shariat Court and the Federal Shariat Court will be competent to determine whether these matters are in accordance with or are contrary to the injunctions of Islam. Now clause 3(a) of the Ninth Amendment Bill purports to give power to the Federal Shariat Court that if they are dealing with the Fiscal Laws then they shall recommend a reasonable time limit within which adequate steps shall be taken to bring those laws into conformity with Islamic injunctions. Again the purpose of this law is Sir, that in this interim period when the existing laws may possibly be struck of and new laws have not yet been framed, there should be some stability, some certainty as to what the existing situation is. The purpose of my amendment is Sir, that during this period when possibly the Federal Shariat Court may come to the conclusion that these matters relating to family matters, relating to orphan grand children relating to *'Talaq'* etc. are contrary to the injunctions of Islam then during this period we should not be left wit uncertainty, we should have continuity and until the legislature formally decides that in accordance with the advice of the Federal Shariat Court or also in accordance with the advice of the Council of Islamic Ideology that this is going to be your law till that time we should have no uncertainty in this field. In doing this Sir, we will be achieveing a three fold objectives:

Firstly we shall be creating certainty in an area which is of very vital importance to Pakistan. To maintain the social fabric of this country. We need to maintain continuity.

Secondly Sir, we must give confidence to these thousands of women and orphan children that this House cares for them in making laws which give due consideration to their problems, we look after their

rights that we are not going to take hasty decisions riding rough shot over rights which are now in existence for over twenty years.

Thirdly Sir, we will be maintaining the supremacy of Parliament in Pakistan. So that the laws when they are finally made will be the laws made after due consideration by the Parliament of Pakistan and until that happens the existing conditions should continue. Just as the protection is given to the Fiscal Laws for good reasons I say Sir, the same protection should be available to the women, the orphan children so there is continuity and there is no upheaval in the social fabric. No rights now existing are disturbed.

It is for this reason Sir, I submit that these important amendment be incorporated in the Ninth Constitutional Amendment Act. They are of vital importance. They will be of utmost importance from the point of certainty for creating continuity and for preserving the rights which now exists of these persons who are being affected by these laws. Thank you Sir.

Mr. Chairman: Thank you. Qazi Hussain Ahmad

قاضی حسین احمد: جناب والا! جو ترمیم پیش کی گئی ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ شریعت کورٹ کو وہ اختیار مسلم لاء کے سلسلے میں نہ دیا جائے جو اس کو دوسرے قوانین کے سلسلے میں حاصل ہے اور مالی قوانین جن کے بارے میں حکومت کی رائے تھی کہ اس میں جو بین الاقوامی معاہدات ہیں وہ حائل ہیں اور ان میں بہت پیچید گیاں ہیں اگرچہ اس پر بھی ہمیں اتفاق نہیں تھا لیکن اس میں انہوں نے جو پیچیدہ طریق کار اختیار کر لیا ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلم پرسنل لاز میں بھی اسی طرح کا ایک طریق کار اختیار کیا جائے جس کی وجہ سے مسلم پرسنل لاء کے بارے میں بھی اگر شریعت کورٹ کوئی فیصلہ کرے تو اس کو بھی التوا میں ڈالا جا سکے اور اس کو بھی مفلوج کیا جا سکے۔ ان کی ترمیم کا یہی بنیادی مقصد ہے' انہوں نے ذکر کیا ہے کہ مسلم پرسنل لاء کے سلسلے میں بہت بڑے پیمانے پر اختلافات ہیں۔

جناب والا! یہ تو انگریز کے زمانے میں بھی اختلافات نہیں تھے اور اس میں مسلم پرسنل لاء کے سلسلے میں ہر فقہی مکتب فکر کو یہ آزادی حاصل تھی کہ وہ اپنے مسلم پرنسل لاء کے ساتھ جہاں تک متعلق قوانین ہیں اپنی فقہ کے مطابق فیصلہ کرے۔ اس لئے اس میں کسی

[Qazi Hussain Ahmed]

فقہی مکتب کے درمیان اختلاف نہیں ہے۔ خصوصیت کیساتھ سینیٹر صاحب نے جس فیملی لاز آرڈیننس کا حوالہ دیا ہے' میں اس کو بدنام زمانہ عائلی قوانین کا آرڈیننس کہتا ہوں' یہ بدنام زمانہ عائلی قوانین کا آرڈیننس ملک بھر کے علماء کے متفقہ فیصلے کے خلاف لاگو کیا گیا ہے جس ذریعے سے لاگو کیا گیا ہے وہ افسر شاہی کا ایک چھوٹا سا مغرب زدہ مجتہدین کا ایک طبقہ ہے جو بدقسمتی سے ہمارے اوپر مسلط ہے۔ سالہاسال سے وہ اپنی ذہنی اختراع کو ملک بھر کے علماء کے متفقہ فیصلے پر ترجیح دیتے آئے ہیں۔ ہمارا سوشل فیبرک' ہمارا معاشرتی ڈھانچہ الحمد اللہ بہت مضبوط ہے' ہمارے اسلامی معاشرے میں عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے' اسلامی معاشرے میں عورت محترم ہے وہ مقدس ہے۔ اسلامی معاشرے میں یتیم کی پرورش کی جاتی ہے اور اس کا خیال رکھا جاتا ہے اور مغربی معاشرے کی نسبت ہم اپنے قوانین اور اپنے نظام کو اس سے بدرجہا بہتر سمجھتے ہیں۔

پھر جناب والا! اس سے کوئی خلاء پیدا نہیں ہو گا۔ شریعت کورٹ اگر دوسرے قوانین کے بارے میں فیصلے کرتی ہے اور اس سے خلاء پیدا نہیں ہوتا تو مسلم پرسنل لاء کے سلسلے میں کیسے خلاء پیدا ہو سکتا ہے اور مسلم پرسنل لاء کو شریعت کورٹ کے دائرہ کار سے خارج کرنا یا اس کو اس طریقے کو پروسیجر کے حوالے کرنا جس میں ان کا فیصلہ غیر موثر ہو جائے یہ کسی کی سمجھ میں آنے والی بات نہیں ہے باقی تمام قوانین میں آپ شریعت کورٹ کو اختیار دے دیں اور جس میں انگریز کے زمانے میں بھی مداخلت نہیں کی گئی اس سلسلے میں آپ ایک ایسا طریق کار اختیار کر لیں جس کے نتیجے میں شریعت کورٹ کا دائرہ اختیار اس میں مفلوج ہو جائے۔ اس لئے میں ان کی ترمیم کی اور ان دلائل کی مخالفت کرتا ہوں اور میں پورے ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ متفقہ طور پر اس ترمیم کو مسترد کر کے نویں آئینی ترمیمی بل کو پاس کر دیں کہ پوری قوم اس کی طرف متوجہ ہے اور اگر اس ترمیم کو منظور کر دیا گیا تو اس کے پاس ہونے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ' قاضی عبداللطیف۔

قاضی عبداللطیف: جناب چیئرمین! میں اس ترمیم کی شدید مخالفت کرتا ہوں۔ جہاں تک ہمارے دوست سجاد صاحب نے ارشادات فرمائے ہیں انکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں

ہے۔ واقعہ یہ ہے اور آپ کا مطالعہ اس سلسلے میں میرے خیال میں کافی وسیع ہے کہ قرآن کریم کے اندر بہت سی چیزوں کے لئے اصول دیئے گئے ہیں لیکن بعض ایسی چیزیں جو کہ بہت زیادہ اہم تھیں اور جس میں زمانے کی تغیرات کی بنا پر تغیر نہیں آسکتا تھا ان کی جزئیات بھی بیان کر دی گئی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ نکاح، طلاق اور عائلی قوانین کے سلسلے میں قرآن کریم نے چھوٹی سے چھوٹی جزئیات کی بھی اس کے اندر تصریح کر دی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ تمام معاشرے کی اصلاح اور اس کی بگاڑ کا دارومدار اس پر ہے جس کی ابتدا اس کے گھر کے صحن سے ہوتی ہے۔ چونکہ گھر کے صحن کا ماحول استوار کرنا مقصود تھا، اور اس کے اندر اصلاح ضروری تھی، بچوں کا دارومدار، ان کا ماحول اور ان کا پروان چڑھنا اس سارے کا تعلق زوجین کے صحیح معاملات پر ہے اس لئے قرآن کریم نے اس نازک ترین مسئلے کی جزئیات تک کو بیان کر دیا ہے کہ نکاح کس طریقے سے ہو گا، اس کی شہادتیں کیسے ہوں گی اور پھر اگر ان کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جائے تو پھر ان کے درمیان علیحدگی کیسے ہو گی۔ پھر جو مراحل بھی اس کے اندر آتے ہیں وہ سارے کے سارے بیان کر دیئے گئے ہیں۔

جہاں تک مسلم پرسنل لاء کا تعلق ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں اور سارا ہاؤس جانتا ہے کہ مرحوم ایوب خان، اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرے اس کی حکومت کے زوال کا ایک بڑا سبب یہی تھا، کہ اس نے عائلی قوانین کو جاری کر دیا تھا۔ یہ ایسا نازک مرحلہ ہے کہ مسلمانوں کے عقائد سے اس کا تعلق ہے میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ سجاد صاحب نے جو کہا کہ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، کہ تمام مکاتب فکر کے علماء نے اس کو خلاف اسلام، خلاف قرآن قرار دیا تھا، لیکن میں ان کی معلومات کے لئے اتنی گزارش کروں گا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس کے متعلق جو اپنی رائے کا اظہار کیا ہے اس کا اقتباس پیش کرنا بے محل نہیں ہو گا۔ وہ یہ ہے کہ مسلم عائلی قوانین کا آرڈیننس ۱۹۶۱ء قطعی طور پر غیر اسلامی ہے۔ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے۔ آگے الفاظ خصوصی توجہ کے قابل ہیں۔ اس میں ارتداد کی حد تک قرآنی قوانین میں ترمیم کی جرأت کی گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، یعنی اس کا مقصد یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس کے اندر قرآن کریم کی مخالفت کی ہے وہ حد ارتداد تک پہنچ چکے ہیں، اب آپ اندازہ لگائیے اس میں ارتداد کی حد تک قرآنی قوانین میں ترمیم کی جرأت کی گئی ہے اس کا باقی رکھنا ایک الزام ہے یہ ایک سیاہ دھبہ ہے اسلام کے روشن چہرے پر، اور ہمارے اسلامی

[Qazi Hussain Ahmed]

ملک کے چہرے پر۔ ایسے قانون بلکہ اس کے نام کو بھی باقی نہیں رکھنا چاہئے، اور ہمیں چاہئے کہ اس قانون کو یکسر منسوخ کر کے اس دھبے کو قطعی طور صاف کر دیں۔ تو یہ ہے وہ اقتباس جو اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے سے متعلق ہے۔ اس کونسل کو آپ لوگوں نے اس لئے قائم کر رکھا ہے تاکہ وہ ہمیں اسلام کے متعلق اپنے مشورے دے اور فتوے دے۔ اس کی حیثیت ایک مفتی کی حیثیت ہے۔ اس لئے کہ جو وہ رائے دیتی ہے وہ فتوے کی حیثیت سے ہوتی ہے۔ قاضی کی حیثیت سے نہیں ہے۔

میری گزارش یہ ہے کہ اس قانون کی صفائی کے متعلق جس طریقے سے انہوں نے جو کچھ کہا ہے اگر وہ اس کے متعلق کچھ نہ کہتے تو شاید ہم بھی کچھ نہ کہتے۔ دوسری بات جو وہ یہ کہتے ہیں، اس کے اندر خلاء پیدا ہو جائے گا خلاء کیسے پیدا ہو جائے گا، اگر عدالت کو یہ اختیار دے دیا جاتا ہے اور یہی ہاؤس اس کو اختیار دیتا ہے کہ وہ رولنگ کے ذریعے اس کا متبادل جو آپ کی کتابوں کے اندر موجود ہے وہ لے آئے۔ تو اسی طریقے سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسرے ہی دن حکومت اس کے متبادل ایک مسودہ تیار کر کے ایوان کے اندر پیش کر دے۔ تو خلاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور جس طریقے سے انہوں نے کہا ہے کہ اب اس دھبے کو اور اس لعنت کو جتنا بھی جلد ہو، اس ملک سے اور اسلام کے نام سے دھو دیا جائے۔ میں حیران ہوں اس بات پر کہ اس وقت ۱۹۶۱ء میں اس کو مسلم پرسنل لاء کے نام سے تجویز کیا گیا تھا، اور آپ کے ججز کے فیصلے اس کے اندر موجود ہیں، جب ان کے سامنے یہ کیس پیش ہوئے، تو ان سے یہ دریافت کیا گیا تھا، یہ قرآن وسنت، اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قوانین کے مطابق ہے یا نہیں انہوں نے تصریح کی ہے کہ میں اس کے متعلق یہ نہیں کہتا، کہ یہ اسلام کے مطابق ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ مسلم پرسنل لاء کے جو قواعد رکھے گئے ہیں، میں اس کے مطابق یہ فیصلہ دے رہا ہوں اس کا نام تک نہیں لیا۔ کفر کا نام اسلام رکھ دیا گیا ہے اور گمراہی کا نام ہدایت رکھ دیا گیا ہے۔ تو ایک جج نے اس پر فیصلہ دیا اور یہ کہا ہے کہ میں اس کے متعلق یہ گارنٹی نہیں دے سکتا، کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا قانون ہے یا حدیث کا قانون ہے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مسلم پرسنل لاء کے نام سے جو قواعد بنائے گئے ہیں اور میرے سامنے پیش کئے گئے ہیں، میں اس کے مطابق یہ فیصلہ دے رہا ہوں، جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ بھی یہ تسلیم کرتے تھے کہ یہ قرآن وسنت کے خلاف ہے اور شریعت کے خلاف ہے اس

لئے انہوں نے اس کے اندر یہ احتیاط برتی ہے اور اپنے قانونی نقطہ نگاہ سے انہوں نے جو کچھ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بڑا نکتہ ہمارے سامنے ظاہر کر دیا ہے کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اس لئے میں اس کی شدید مخالفت کروں گا اور زور دوں گا کہ اس ترمیم کو مسترد کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب پروفیسر خورشید صاحب،

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اپنے اس افسوس اور دکھ کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اس شکل میں یہ ترمیم اس ایوان کے سامنے آئی ہے۔ دستوری ترمیمی بل کی ایک تاریخ ہے اور اس کا ایک پس منظر ہے آٹھویں ترمیمی بل کے موقع پر وہ افراد جو آٹھویں ترمیمی بل کے اولین مسودے سے اتفاق رکھتے تھے اور وہ جو اختلاف رکھتے تھے، قومی اسمبلی میں بھی اور سینٹ میں بھی ان حضرات نے افہام و تفہیم کے ذریعے ایک فارمولا بنایا، اور اس فارمولے کی بنیاد پر ایک معاہدہ ہوا ایک انڈر سٹینڈنگ ہوئی اور اس انڈر سٹینڈنگ کی روشنی میں ایک طرف نویں ترمیمی بل کے خدوخال متعین کئے گئے اور دوسری طرف آٹھویں ترمیمی بل کو کچھ مزید تبدیلیوں کے ساتھ قبول کیا گیا۔ یہ ایک پیکیج ڈیل تھا، بلاشبہ بہت سے مسائل پیچ میں پیدا ہوئے، لیکن میں ابھی تک اس معاملے میں حکومت اور محترم وزیر اعظم کے بارے میں کچھ نہیں کہہ رہا ہوں، اس لئے کہ ابھی میری جو گفتگو ان کے نمائندوں سے ہوئی ہے اس سے مجھے اس بات کا اطمینان دلایا گیا ہے کہ جو انڈر سٹینڈنگ ہوئی تھی حکومت کی پارٹی اس سے انحراف نہیں کر رہی۔ اگر ایسا ہی ہے تو میں یہی توقع رکھتا ہوں۔

میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ گو ہر ممبر کا حق ہے کہ وہ اپنے ضمیر کے مطابق کسی چیز کو لائے، اور اس ایوان کا حق ہے کہ وہ اس پر بحث کرے قبول کرے، یا رد کرے۔ لیکن ہم اس ترمیم کو اس پس منظر سے کاٹ کر نہیں دیکھ سکتے، اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ نویں ترمیمی بل میں بھی کچھ کمزوریاں، اور خامیاں ہیں، خصوصیت سے شریعت کے مکمل نفاذ کے نقطہ نظر سے اس میں مالیاتی اور محصولاتی معاملات کے بارے میں ایک گنجائش رکھی گئی ہے یہ گنجائش ایک حقیقی اسلامی ریاست میں نہیں ہونی چاہئے، ہمیں اس مسئلے پر کوئی compromise نہیں کرنا چاہئے، سود اپنی ہر شکل میں حرام ہے اور اس سے ہمارے نظام کو مکمل طور پر پاک ہونا چاہئے، لیکن مجبوراً یہ رعایت اس بناء پر رکھی گئی ہے کہ مالی معاملات میں کچھ نزاکتیں اور پیچیدگیاں ہیں، جن میں فوری طور پر اقدامات کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اسے سے بڑھ کر بین الاقوامی

[Prof. Khurshid Ahmad]

ذمہ داریاں ہیں اور بین الاقوامی معاہدات ہیں، جنہیں حکومت اگر کرنا بھی چاہے تو یکطرفہ طور پر نہیں کر سکتی، اس بنا پر بادل نخواستہ بڑا جبر کر کے اس گنجائش یا رعایت کو قبول کیا گیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ کسی مسلمان فرد اور کسی مسلمان معاشرے کے لئے اس سے زیادہ تکلیف دہ اور اس سے زیادہ شرمناک بات کوئی نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ اللہ اور رسولؐ کا حکم تو یہ ہے لیکن ہم اس کو نہیں مانتے، شریعت کا واضع حکم یہ ہے لیکن ہمیں اس سے استثنٰی چاہئے، یہ ایک شرمناک پوزیشن ہے یہ مجبوری کے عالم میں اضطراب کے عالم میں شاید گوارا کی جا سکے، لیکن اسی کا دعوٰی کرنا، اس کا پرچار کرنا، اس کا مطالبہ کرنا، یہی وہ چیز ہے جس کو کہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل نے کہا کہ یہ ارتداد کے برابر ہے، ارتداد آخر کس چیز کا نام ہے۔ ارتداد نام ہے اس بات کا کہ آپ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم ماننے سے انکار کر دیں۔ اگر میں کسی حکم پر عمل نہیں کر پا رہا ہوں تو میں گناہگار ہوں، لیکن اگر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم ماننے سے انکار کر دوں یا یہ کہوں کہ ہے تو اللہ کا حکم، لیکن نعوذ باللہ، نعوذ باللہ، یہ غلط ہے۔ تو یہ ہے اللہ تعالٰی کا انکار کرنا، اس کا نام ارتداد ہے۔

جناب والا! سب سے پہلی بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں، کہ جو ہماری انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے اس انڈرسٹینڈنگ کے مطابق اضطرار کی حالت میں مجبوراً مالی معاملات کی حد تک ایک گنجائش چھوڑی گئی ہے۔ جس پر ہم خوش نہیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت اس کے لئے پوری پوری کوشش کرے۔ کہ وہ چور دروازہ بند ہو جائے۔ لیکن بہر حال اس کو مجبوراً گوارا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی گئی۔ تو یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف بغاوت ہوگی اور اس ایوان کو اس میں کبھی پارٹی نہیں بننا چاہئے۔ بلکہ میں اس ایوان کو اس حیثیت سے بڑے تاریخی لمحے کا حامل سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں فیملی لاز آرڈیننس جو ۱۹۶۱ء میں آیا تھا اس وقت سے لے کر آج تک پوری قوم مسلسل گنہگار ہو رہی ہے اور یہ قانون ہم پر جبر کے ذریعے سے استبدادی قوت کے ذریعے سے آمرانہ اختیارات کے ذریعے سے نافذ کیا گیا تھا اور آج تک اس کو دستور کے ذریعے تحفظ دیا گیا ہے تاکہ کوئی عدالت حتیٰ کہ کوئی پارلیمنٹ بھی عام حالات میں اس کو نہ بدل سکے لیکن آج یہ تاریخی لمحہ ہمیں حاصل ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کو ان آمرانہ قوانین کے اوپر غالب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اس پر ہمیں فخر محسوس کرنا چاہئے چہ جائیکہ ہم اب

بھی چور دروازوں کی طرف جائیں۔

جناب والا! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ترمیم کے بارے میں جو دلائل دیئے گئے ہیں وہ نہایت ہی کمزور، بودے اور نہایت ہی غیر حقیقی دلائل ہیں۔ سب سے پہلے آپ دستور کو لیجئے۔ دستور کے اس باب میں، جس میں فیڈرل شریعت کورٹ کا تصور دیا گیا ہے وہ تمام پیش بندیاں کر دی گئیں جن کے نتیجے کے طور پر فیڈرل شریعت کورٹ دلائل کی بنیاد پر کسی معاملے میں کسی فیصلے تک پہنچے جس میں ہر پارٹی کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے نقطہ نظر کو دلائل کے ساتھ عدالت کے سامنے پیش کرے۔ عدالت پر دستوری طور پر لازم ہے کہ جو فیصلہ دے اس میں دلائل دے لیکن بوجوہ اگر وہ کسی قانون یا اس کے حصے کو قرآن و سنت سے متصادم پاتی ہے تو پھر وہ ایک وقت متعین کرے کہ گو یہ شریعت سے متصادم ہے لیکن ہم حکومت کو موقع دیتے ہیں کہ وہ اس کمی کو اس نقص کو دور کر دے ایک مہینے میں، دو مہینے یا تین مہینے میں کر دے یہ عدالت کا اختیار ہے کہ وہ یہ کام کر دے۔ اس بات کی گنجائش بھی موجود ہے کہ وہ اپیل بھی کر سکتے ہیں اور فیصلہ اس وقت لاگو ہو گا جب کہ اپیل کا فیصلہ ہو جائے گا یہ سارے کا سارا build in mechanisim ہے۔ دستور کی اس شق کے اندر مرکز کے لئے صدر مملکت کو اور صوبوں کے لئے گورنر کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدالت کے فیصلے کی روشنی میں قانون میں ضروری تبدیلی کر دے یہ وہ تمام چیزیں ہیں جس کی بنا پر continuity باقی رہے گی اور اسے باقی رہنا چاہئے اور کوئی خطرہ اس نظام کے اندر continuity کے متاثر ہونے کا نہیں ہے الا یہ کہ کوئی حکومت عدالت کے فیصلوں کے اوپر سو جائے یعنی عمل نہ کرے۔ اگر وہ عمل نہیں کرتی تو یہ قانون اور دستور کا سقم نہیں ہے یہ کسی حکومت کی غلطی ہے۔ اس بنا پر کوئی discontinuity پیدا نہ ہوتی۔

جناب والا! چونکہ فیملی لاء کا ذکر کیا گیا ہے اس کے لئے دلائل بھی دیئے گئے ہیں اس لئے میں چند باتیں اس بارے میں بھی عرض کرتا ہوں۔

پہلی بات کہ یہاں پر مسلم پرسنل لاز کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جب کہ ۱۹۶۱ء آرڈیننس میں فیملی لاز کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ وہ ایک specific آرڈر ہے اور مسلم پرسنل لاء کا دائرہ صرف اس ایک قانون تک محدود نہیں ہے بلکہ مسلم پرسنل لاء ان تمام قوانین پر محیط ہے جو خواہ انگریز کے زمانے میں بنائے گئے ہوں یا آزادی کے بعد بنے ہوں جن میں ۱۹۶۱ء کا بدنام

[Prof. Khurshid Ahmad]

زمانہ آرڈیننس بھی شامل ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی جتنے قوانین ہیں وہ سب مسلم پرسنل لاز کے اندر آتے ہیں یہ exception محض اس فیملی لاء کے متعلق نہیں مانگی جارہی ہے بلکہ سارے مسلم پرسنل لاز کے لئے مانگی جارہی ہے۔

دوسری بات امر واقعہ کے طور پر یہ غلط ہے کہ مسلم فیملی لاء جس وقت آیا ہے اس وقت وہ لوگ جو شریعت کو جانتے تھے جو اسلام کے قانون سے واقف تھے ان میں سے کسی نے بھی فی الحقیقت اس کی تائید کی اس کے پیچھے ایک میرج کمیشن تھا جس کی رپورٹ کے اوپر ملک کے گوشے گوشے سے اس پر تنقید ہوئی اس میں صرف ایک عالم دین تھا اور اس عالم دین نے اختلافی نوٹ اس میں لکھا تھا۔ اس کے بعد جب یہ آرڈیننس نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک کے تمام مکتبہ ہائے فکر کے اہل علم جیورسٹس jurist نے اس کی مخالفت کی اور یہ تمام چیزیں ہماری تاریخ کا پورا پورا حصہ ہیں۔ لیکن میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ بڑے جذباتی انداز میں یہ بات کہی گئی ہے کہ کچھ حقوق ہیں جن سے کچھ لوگ عارضی طور پر محروم ہو جائیں گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر غور کریں کہ مسلم فیملی لاء میں مسلمان عورت کو کوئی حق نہیں دیا۔ اگر کوئی یہ بات کہتا ہے تو یا تو اس نے اس کا مطالعہ نہیں کیا یا پھر وہ صحیح حقائق پیش کرنے سے انکار رہا ہے۔

جناب والا! عورت کے سارے حقوق قرآن و سنت کے اندر موجود ہیں۔ فقہ کے اندر موجود ہیں ان پر ۱۴۰۰ سال عمل ہوتا رہا ہے حتیٰ کہ انگریز کے زمانے میں بھی مسلم فیملی لاء مسلم پرسنل لاء کا وہ دائرہ تھا جس میں اسلامی فقہ کے مطابق فیصلے کئے گئے صرف تین چار مواقع ایسے ہیں مثلاً اوقاف، ریزولیوشن میرج ایکٹ نمبر ۱۹۳۹ ہے کہ جس موقع پر کچھ قانون سازی کی گئی ہے اور یہی وہ مواقع تھے جس میں مسلمانوں نے اس کی مخالفت کی تھی اور ساری بحث انڈیا کے زمانے میں رہنما issues پر رہی۔ میں کہتا ہوں کہ اس قانون میں کوئی حقوق نہیں دیئے گئے یہ بات کہ میرج رجسٹریشن ہو جائے اس کے اوپر کافی میٹریل موجود ہے اس بات پر ماضی میں اور آج بھی ملک میں گفتگو ہو رہی ہے اور اس کے اوپر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ رجسٹریشن اگر ہو جائے تو ایک مفید چیز ہے۔ اور علماء نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ جہاں اعتراض کیا وہاں عورت کے حقوق deny کئے گئے ہیں۔ انہوں نے مثال یتیم پوتے کی وراثت کی دی ہے۔ جناب والا! یہ بات بار بار بڑے جذباتی انداز میں کی جاتی ہے گویا کہ یتیم پوتے کو حقوق ہم

دلوار ہے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے یتیم پوتے کو حقوق سے محروم کر دیا تھا ایسی کوئی بات نہیں آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسلام کا قانون وراثت اس بنیاد پر قائم نہیں رہتا کہ ایک شخص کی موت پر اس کا جو ترکہ ہے وہ غریبوں میں تقسیم ہو جائے۔ اگر یہ بنیاد ہوتی تو پھر ایک امیر آدمی کے مرنے پر اس کے ورثہ کے اسکی امیر بیوی' اسکی امیر اولاد اسکے وارث نہ ہوتے۔ وہ اوروں میں تقسیم کیا جاتا اس کی بنیاد کفالت' مجبوری' غربت نہیں۔

اسلام کا نظام وراثت ایک مکمل نظام ہے اس میں امیر غریب متوسط ہر ایک کے لئے حقوق دیئے گئے ہیں اور ایک شخص کے مرنے کے اوپر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون بیٹا اس کا امیر ہے اور کون غریب ہے۔ اور امیر بیٹے کو زیادہ دے دو اور غریب کو کم دے دو یہ بنیاد اس کی نہیں ہے۔ آپ اس سسٹم کو اس طرح تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے تو آپ اسے تباہ کر دیں گے اسلام کے نظام میں اس بات کی پوری گنجائش موجود ہے کہ خاندان میں جو غریب افراد ہیں ان کی کفالت کا انتظام کیا جائے اور اسلام نے نفقے کے اصول مرتب کئے ہیں ان کو قانونی شکل دی ہے اور اسکے اندر صرف یتیم پوتا ہی نہیں بلکہ وہ تمام افراد شامل ہیں جو directly وراثت میں شریک نہ ہو رہے ہوں ایک شخص کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی پھر وہ لوگ جو براہ راست وراثت کے مستحق نہیں ہیں ان کے لئے اسلام نے وصیت کی گنجائش دی ہے اور ایک تہائی تک وصیت کے ذریعے ایک شخص' کمزور افراد' اور نیک کاموں کے لئے وقف کر سکتا ہے۔ دراصل کسی بھی قانون کو اس نظام قانون کے context میں دیکھا جاتا ہے اس میں کہیں اور سے قدغن نہیں لگائی جاتی۔

اسلام نے ان پوتوں کے لئے جن کے باپ مر چکے ہوں Provide کیا' اور اسلامی نظریاتی کونسل بھی اور دیگر علماء نے بھی صرف پاکستان ہی کے نہیں عرب دنیا کے علماء نے بھی اس کے اوپر بہت کچھ لکھا۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے قانون وراثت کو تبدیل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جن کے حقوق مقرر کئے ہیں ان کو ان حقوق سے محروم کر دیا اس لئے کہ اگر آپ ایک نیا حق create کرتے ہیں تو اس کے بعد بہت سے دوسرے حقوق جنہیں قرآن نے کلیئر کیا ہے آپ ان کو deny کریں گے میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس کے اوپر لٹریچر موجود ہے میں نے خود اس پر لکھا ہے اگر آپ یہ ایک تبدیلی کر دیں تو اس کے نتیجے کے طور پر ایک نہیں پچاس مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور نتیجتاً ماں کے

[Prof. Khurshid Ahmad]

بہن کے، بھائی کے، بیٹیوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ یہ جذباتی مسئلہ نہیں ہے یہ قانون کا مسئلہ ہے۔

اسی طرح کہا جارہا ہے کہ طلاق کے معاملات میں عورتیں محروم ہو جائیں گیں جبکہ طلاق کے معاملے میں جو ظلم اس فیملی لاء آرڈیننس نے عورتوں پر کیا ہے آج تک اس کی تلافی نہیں ہوئی اور شاید آج اس قانون کو منظور کرنے کے بعد خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے لئے اس کا دروازہ کھول دیں۔ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اسلام یہ کہتا ہے کہ جس وقت طلاق ہو جائے، طلاق اسی وقت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ قانون کہتا ہے کہ طلاق اس وقت شروع نہیں ہوئی بلکہ طلاق دینے کے بعد جب طلاق کا نوٹس چیئرمین کونسل کو ملے گا تو اس وقت شروع ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ طلاق کے بعد ایک عورت ایک خاص مدت کے بعد شریعت کے مطابق اپنے دوسرے نکاح کا فیصلہ کرنے کے لئے آزاد ہو جاتی ہے۔ آپ اسے اس مدت کے اندر ہی مجبور کر دیتے ہیں کہ اگر ایک برا خاوند اسے تنگ کرنا چاہے تو طلاق کے باوجود بھی وہ ایک خاص مدت تک لٹکائے رکھ سکتا ہے۔ جب تک اسے چیئرمین کا نوٹس نہ ملے۔ یعنی جب تک چیئرمین اسے نوٹس نہ دے۔ ایک نہیں پچاسوں مثالیں ہیں۔ میں نے اس کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے۔ اور میں پورے دعوے کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں مسلمان عورت کو کوئی نیا حق نہیں دیا۔ بلکہ اس کے لئے مشکلات پیدا کی گئی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک نہیں پچاسوں کیسز کورٹ میں آئے ہیں۔ اس قانون کی وجہ سے عورتیں جیلوں میں گئی ہیں اس لئے کہ ان کو پابند کیا گیا ایسے ضابطوں کا جن کی ہمارے ماشرے میں گنجائش نہیں ہے کہ ان کی پابندی کی جاسکے۔

جناب والا! جذباتی انداز میں بات کرنے کی ضرورت نہیں، گہرائی میں جا کر دیکھئے کہ آخر ہم کیا چیز کر رہے ہیں۔ ہم جو بات کہہ رہے ہیں وہ صرف اتنی ہے کہ اس ملک کے تمام قوانین کو بشمول مسلم فیملی لاز مسلم پرسنل لاز کے اس ملک کی شرعی عدالت کے سامنے آنا چاہئے۔ اگر شرعی عدالت یہ پائے کہ یہ قانون قرآن وسنت کے خلاف ہے تو پھر اس قانون یا قانون کے اس حصے کا جو قرآن وسنت کے خلاف ہے اس ملک کی کتاب قانون میں رہنا اس ملک کے لئے باعث شرم اور باعث ندامت ہے۔ اسے ختم ہونا چاہئے۔ یہ صرف مطالبہ ہے۔ اس سے زیادہ مطالبہ نہیں کیا جارہا۔ جناب والا! میں اس ترمیم کی مخالفت کروں گا اور میں یہ عرض

کروں گا کہ اسے جس شکل میں سٹینڈنگ کمیٹی نے منظور کیا ہے اور جس پر بڑی محنت ہوئی ہے اسی شکل میں ہم اس کو مان لیں اور اس شکل میں بھی جو خامیاں ہیں ہم یہ توقع رکھتے ہیں اور یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو توفیق دے کہ وہ مالی معاملات میں بھی اس کو موخر کرنے کا ذریعہ نہ بنائے بلکہ جو گنجائش پیدا کی گئی ہے وہ ایک رعایت ہے اور کوشش کرے کہ اس رعایت کو سامنے رکھتے ہوئے جلد از جلد ملک کے مالیاتی نظام کو بھی اسلامی احکام سے ہم آہنگ کرے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب پیر صاحب

پیر الحاج محمد شاہ: جناب چیئرمین صاحب اور برادران ہاؤس! گزارش ہے کہ ہمارے پاکستان میں ۹ برس سے اسلامی، شریعت کا نعرہ لگ رہا ہے ....

جناب چیئرمین: اگر آپ امنڈمنٹ پر بات کریں تو میرے خیال میں مختصر ہو جائے گا۔

پیر الحاج محمد شاہ: جناب والا! میں تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں جناب یہ ترمیم صرف دو لفظ کی ترمیم نہیں ہے۔ یہ قرآن و سنت میں ترمیم ہے۔ رسول اللہ نے اگر حق نہیں دیا ہے تو پاکستان کیسے حق دے سکتا ہے۔ جناب والا! میں ترمیم کی مخالفت کرتا ہوں۔ بس ہماری گزارش یہ ہے جناب والا!

Mr. Chairman: Thank you. The question may now be put:—

The question is:

that clause 4 of the Bill....(*interruption*)

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I wanted to say someting before.....(*interruption*)

Mr. Chairman: You have the right of reply, if you, want to say something further.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, first of all, my statement in support of the amendment has either been misunderstood or deliberately is being misunderstood. It was never my intention that Muslim Personal Laws should be excluded from the jurisdiction of the Federal Shariat Court. In fact, the purpose of the Ninth Amendment Bill is that all these

[Mr. Wasim Sajjad]

matters should fall within the jurisdiction of the Federal Shariat Court and I, wholeheartedly, agree with that. Therefore, this assertion which was made by a learned member that I am trying to exclude the jurisdiction is not based on facts. Secondly, Sir, the very respected Qzai Sahib mentioned that the Council of Islamic Ideology has also said that Muslim Family Laws are contrary to the injunctions of Islam. There is a fair opinion in the country which we have heard today also. We also claim that the Muslim Family Laws Ordinance is against the injunctions of Islam. May be so. I do not want to enter into this discussion at this stage as this is not relevant at this stage. In fact, agreeing with the assumptions which were made by Qzai Sahib, assuming that this law will be set aside by the Federal Shariat Court, I am looking to the future. I am asking that what will happen in that interim period? If, for fiscal laws, this honourable House is prepared to grant it a little time so that matters can be adjusted. So, till the Parliament makes a new law the existing may be continued. It is only to that end that I wanted an explanation. I am not saying that the Federal Shariat Court should not have a jurisdiction; I am not saying that it is in accordance with Islam; We are not entering into that discussion at this stage. As I said the court may agree with the Council of Islamic Ideology; the court may agree with Qazi Sahib that it is not in accordance with the injunctions of Islam. What I am saying is that these rights have now been in existence for over 20 years. Certain expectations have been built on the basis of this law, marriages in excess of one are prohibited unless permission is granted. *For 'talaq'* a certain fromality is required. A grand child who is an orphan gets property. What I am saying is, Sir, that if the Federal Shariat Court says that this law is un-Islamic, it should be discontinued. It is contrary to the injunctions of Islam; it should be set aside, we will respect that decision. We will uphold that decision. But what will happen in the meantime? It is for only that purpose that I moved this amendment and all other allegations or deliberate misconception is not apt and also not fair. So, my amendment should be understood in the proper context, as I said, the purpose is to maintain continuity. If you are maintaining that continuity for fiscal laws then why not you are maintaining the same continuity for family laws. That is all. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: I think, the honourable mover has wound up the debate. So, that should be the end.

I will put the question.

The question is:

"That in clause 4 of the Bill, as reported by the Standing Committee, in the proposed new clause 3 A after the words 'in respect of' occurring in the first line, the words 'Muslim Personal Law or' be inserted."

(*The motion was negatived*)

Mr. Chairman: I will now put here—I think, the Law Minister can guide me—shall we put 3A separately or shall we come to the next 3B and put the entire clause then together?

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Separately. Firstly clause 3 and then other clauses of the Bill, Sir. Clause 2, we have adopted, Sir. Now, we will put clause 3, then we will put clause 4 of the Bill, Sir.

Mr. Chairman: We should put 3A.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No, no, Sir. This is clause 3 of the Bill, Sir.

Mr. Chairman: Clause 3 has been adopted already. We were on 4.

My question is:

"Whether sub-clause 3A appearing under clause 4......(*interruption*)

Mr. Iqbal Ahmad Khan: No, Sir, this will be one clause.

Mr. Chairman: That should be one clause.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Clause 4 as a whole.

Mr. Chairman: Right. Then there is an amendment proposed to 3B also, again by Mr. Wasim Sajjad. Are you not prepared to move it?

Mr. Wasim Sajjad: No, Sir.

Mr. Chairman: Right.

Prof. Khurshid Ahmad: Point of personal explanation. پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن پر یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں چونکہ یہ شرعی مسئلہ ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسے میں آپ کے سامنے لے آؤں۔ ہمارا آئینی فریم ورک اس وقت یہ ہے کہ اگر ایک قانون شریعت کے خلاف ہے اور وہ شریعت کورٹ میں چلا جاتا ہے تو اب شرعاً یہ شریعت کورٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ یہ بتائے کہ یہ قرآن وسنت سے متصادم ہے یا نہیں۔ اگر وہ یہ کہتی ہے کہ متصادم ہے اور اس کو دو ماہ کے اندر یا چھ ماہ کے اندر بدل دینا چاہیئے تو گویا شرعی عدالت نے یہ وقت دیا کہ اتنے وقت کے اندر اس کو بدل دیا جائے' اس وقت تک یہ گناہ نہیں ہے۔ جو مدت ایک شرعی عدالت نے شرعی وجوہ کی بنا پر دی ہے کہ اس اثنا میں اس کو بدل دو لیکن اگر اس مدت کے بعد بھی اس کو باقی رکھا جاتا ہے تو پھر شرعاً یہ گناہ ہے جو exception مالی معاملات میں دی گئی ہے اس میں دراصل فیڈرل شریعت کورٹ کے اس حق کو conditional کر دیا گیا ہے۔ عام حالات میں وہ یہ کہہ دے گی کہ فلاں قانون' فلاں تاریخ تک بدل دو۔ اب اس کو اس بات کا اختیار ہے اور اس اختیار کو استعمال کرنے کا حق ہم سب کی طرف سے ہے' پوری قوم کی طرف سے ان پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے لیکن مالی معاملات کے لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے متبادل قانون آ جائے۔ اس میں یہ ایک خاص رعایت دی گئی ہے۔ اگر یہی چیز ہم فیملی لاء میں یا کسی اور قانون میں دیتے ہیں تو دراصل اس طریقے سے ہم اسے ایک ایسا اختیار دے رہے ہیں اور اس پر ایسی دستوری پابندیاں لگا رہے ہیں کہ ایک معاملہ میں جس کا فیصلہ ایک حد کے اندر ہو جانا چاہیئے تھا اگر ایسا نہ ہو تو وہ گناہ کی تعریف میں آتا ہے۔ یہ وہ وجہ ہے جس کے بارے میں برابر کہا جا رہا ہے کہ یہ رعایت نہیں ہونی چاہیئے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ آپ کے کہنے کی بنا پر سیکشن ۳ میں exemption جو دی گئی ہے وہ باقی نہیں رہتی بلکہ مقصد یہ ہے اس کے نتیجے کے طور پر یہ بات ہوگی کہ اس مدت تک بھی یہ قوانین جاری رہیں گے جس مدت کے بعد انہیں جاری نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ ہے وہ چیز۔ باقی رہا معاملہ continuity کا' تو اس کے بارے میں ہم بتا چکے ہیں کہ اس کے بارے میں پروویژن موجود ہے اور وہ کوئی ایسی چیز نہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا پہلا بیان بھی اس پوائنٹ پر بڑا واضح تھا۔

Then I will put the question with regard to clause 4. The question is:

"That clause 4 with its sub clause (3A), (3B) and the proviso as reported and received from the Standing Committee of the Senate be adopted."

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The clause is adopted and stands part of the Bill. We now come to the Preamble, clause 1 and Short Title of the Bill. There is an amendment proposed by the honourable Minister for Law with regard to the Preamble. Is it being accepted?

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: Then I will come to the question straightaway. The question is:

"That the Preamble, clause 1 and Short Title of the Bill as amended be adopted.......*(Interruption)*

Sorry I did not move that. With regara to the Title of the Bill from 1985, it is 1986.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! مجھے اس کا اردو ترجمہ نہیں ملا۔

جناب چیئرمین: میں نے کوشش تو کی ہے کہ آپ کو اردو ترجمہ سپلائی کیا جائے لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس میں مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔ جلدی میں یہی ہوتا ہے۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں ہے۔ میں آپ کو تسلی دیتا ہوں۔

قاضی عبداللطیف: قاعدے کے مطابق مجھے اس کی اردو کاپی ملنی چاہئے تھی۔

جناب چیئرمین: قاعدے کے مطابق آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں ضرور آپ کو اردو کاپی ملنی چاہئے تھی۔ باقی حضرات بھی جو انگریزی نہیں جانتے، ان کو بھی ملنی چاہئے تھی میں یہ

[Mr. Chairman]

تسلیم کرتا ہوں۔

قاضی عبداللطیف : میں نے کسی سے پوچھ تو لیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ مجھے خود بھی دیکھنا چاہئے اور اس سلسلے میں، میں نے گزارش بھی کی تھی کہ مجھے کاپی ملنی چاہئے۔

جناب چیئرمین : ضرور ملنی چاہئے تھی۔

جناب اقبال احمد خان : کلاز۔ (۱) میں امنڈمنٹ ہے جناب۔

Mr. Chairman: There is no amendment in clause 1 as for my record goes. It is only the Preamble and the Short Title.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Yes Sir.

Mr. Chairman: These are the two amendments. Last two lines.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: That in clause 1 and sub-section (1) for the figure '1985' the figure '1986' be substituted.

Mr. Chairman: So, it is not being opposed, I think. The question is:

"That in clause 1 for the figure '1985' the figure '1986' be substituted."

(*The motion was adopted.*)

Mr. Chairman: Then we come to the Preamble.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: With your kindly permission I beg to move the amendment in the Preamble.

"That for the Preamble the following be substituted namely:

> "Whereas the principles and provisions set out in the Objectives Resolution and the Preamble to the Constitution *inter alia* provide that hte Muslims shall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and

requirements of Islam as set out in Holy Quran and Sunnah and whereas the principles of policy set out in the Constitution enjoin that steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam, and whereas in order to further consolidate the process of Islamization and enforce complete Shariah in Pakistan, it is expedient further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan for the pruposes herinafter appearing."

Mr. Chairman: The motion moved is:

"Whereas the principles and provisions set out in the Objectives Resolution and the Preamble to the Constitution *inter alia* provide that the Muslims hall be enabled to order their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in Holy Quran and Sunnah and whereas the principles of policy set out in the Constitution enjoin that steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam, and whereas in order to further consolidate the process of Islamization and enforce complete Shariah in Pakistan, it is expedient further to amend the Constitution of Islamic Republic of Pakistan for the pruposes herinafter appearing."

Mr. Chairman: Is it being opposed?

(Not opposed)

Mr. Chairman: Then the question is:

"That for the Preamble appearing in the Bill as received from the Standing Committee of the Senate, the following shall be substituted:

"Whereas the principles and provisions set out in the Objectives Resolution and the Preamble to the Constitution *inter alia* provide that the Muslims shall be enabled to order

[Mr. Chairman]

their lives in the individual and collective spheres in accordance with the teachings and requirements of Islam as set out in Holy Quran and Sunnah, and whereas the principles of policy set out in the Constitution enjoin that steps shall be taken to enable the Muslims of Pakistan individually and collectively to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam, and whereas in order to further consolidate the process of Islamization and enforce complete Shariah in Pakistan, it is expedient further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan for the purposes herinafter appearing."

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The amendment is adopted.

Then we put actually the Preamble, clause 1 and Short Title as amended to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Preamble, clause 1 and Short Title as amended from part of the Bill. Minister for Law and Parliamentary Affairs to please move for the passage of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Mr. Chairman Sir, with your kind permission. I move:

"That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan to be called "The Constitution (Ninth Amendment) Bill 1986, be passed."

Mr. Chairman: The Motion is:

"That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan to be called "The Constitution (Ninth Amendment) Bill 1986, be passed."

Is it being opposed?

(Not opposed)

Mr. Chairman: Then we can put the question straightaway. The question is:

"That the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan to be called "The [Constitution (Ninth Amendment) Bill 1986], be passed."

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: The Ninth Constitution (Amendment) Bill as amended is passed.

جناب محمد خان جونیجو (وزیر اعظم پاکستان): جناب چیئرمین! آج نواں آئینی ترمیمی بل جو ابھی ہاؤس نے پاس کیا یہ ثابت کرتا ہے کہ گذشتہ سولہ مہینوں سے نیشنل اسمبلی کے فورم پر اور سینٹ کے فورم پر میں نے بھی وعدے کئے ہیں ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے پورے ہاؤس کو متفقہ طور پر اعتماد میں لینے کی کوشش کی ہے۔ گذشتہ سال جب آٹھواں آئینی ترمیمی بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں زیر بحث تھا تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ یہ بل متفقہ طور پر دونوں ایوانوں میں پاس نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے پوری کوشش کی اور میں نے کہا کہ جس دور سے ملک گزر رہا ہے یہ ہمارے لئے ضروری ہو گیا ہے کہ جہاں ملکی معاملات اور اتنے اہم مسائل کے پیش نظر ہم آئین میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں عوام کے نمائندوں کو اعتماد میں لیا جائے اور کوشش کی جائے کہ متفقہ طور پر فیصلہ ہو۔ گذشتہ سال کی کارروائی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری نیت، ہمارے ارادے بالکل صحیح رہے ہیں اور ہم نے اس میں پوری پوری کامیابی حاصل کی ہے۔ جہاں تک نویں آئینی ترمیمی بل کا تعلق ہے اس کا سوال بھی اسی وقت اٹھایا گیا تھا جب آٹھواں آئینی ترمیمی بل یہاں سینٹ میں زیر بحث تھا اور یہی خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ اس کو بھی اسی وقت پاس کیا جائے لیکن قانونی مشکلات کی وجہ سے یہ ممکن نہیں تھا کہ آٹھویں ترمیمی بل کو اسوقت ہم امنڈ کریں۔ لہذا اسی فلور پر میں نے یہ وعدہ کیا کہ جیسے ہی آٹھواں آئینی ترمیمی بل پاس ہو گا انشاء اللہ نویں ترمیمی بل کے ذریعے اسلام کی بالادستی اور شریعت کے نفاذ کے لئے قرآن و سنت کے احکامات پر صحیح طریقے سے عمل کرنے کے لئے آئین کے اندر وہ دفعات شامل کی جائیں گی جن سے اس کا پورا پورا اہتمام ہو۔ جب یہ بل سینٹ میں ہم نے انٹروڈیوس کیا اور سینٹ نے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا تو وہاں بھی اس پر تفصیل سے بحث ہوئی۔ میں

[Mr. Muhammad Khan Junejo]

یہ خوشی کے ساتھ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ سٹینڈنگ کمیٹی نے جس طریقے سے اس بل میں ترمیم کر کے واپس ہاؤس میں بھیجا، آج کچھ تھوڑی سی ترمیمات کے ساتھ آپ نے اس بل کو پاس کیا ہے۔

سب سے بڑی بات جو اس دوران چل رہی تھی وہ یہی چل رہی تھی کہ شریعت کے سلسلے میں صاف الفاظ میں اس ترمیم میں اظہار خیال نہیں کیا گیا ہے تو میں نے بار بار ان حضرات سے جو شریعت بل سے واسطہ رکھتے ہیں یعنی ہماری لاء منسٹری اور ہمارے لاء منسٹر صاحب، کہا کہ یہ چونکہ شریعت بل ہے اور شریعت کی بالادستی کو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں اور اس کو آئین میں مکمل تحفظ دے رہے ہیں تو نواں آئینی ترمیمی بل ہی شریعت بل ہونا چاہئے تھا۔ شریعت کے الفاظ کو آپ نے اس میں کیوں ظاہری طور پر درج نہیں کیا۔ تو مجھ سے لاء منسٹر صاحب کہنے لگے کہ جہاں تک نویں آئینی ترمیمی بل کا تعلق ہے اس میں ہم شریعت کا نام نہیں دے سکتے اور کچھ قانونی اعتراضات انہوں نے بتائے۔ لیکن آج جس طریقے سے Preamble میں ابھی ترمیم کر کے شریعت کا لفظ بھی وہاں درج کیا گیا ہے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اس چیز کا علی الاعلان اظہار کرتے ہیں کہ جہاں تک شریعت کے احکامات کے نفاذ کا تعلق ہے ہماری حکومت اس پر صاف طور پر علی الاعلان کہتی ہے کہ ہم اس کے حق میں ہیں۔ آپ نے اسی بل کے ذریعے فیڈرل شریعت کورٹ کو بھی بااختیار بنا دیا ہے کہ وہ ان قوانین پر جہاں بھی وہ سمجھتے ہیں کہ قرآن اور سنت کے احکام کی خلاف ورزی ہے تو وہ اس کے لئے احکامات جاری کر سکتی ہے اور اسمبلی پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے کہ وہ ان احکامات کے مطابق قوانین کو امنڈ کرے۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے جسکا آپ نے فیصلہ کیا ہے۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے، آپ کو اور پورے پاکستان کے عوام کو یاد ہے کہ ۳۱ دسمبر کو جب میں نے مارشل لاء اٹھنے کے بعد قوم سے خطاب کیا تو اس میں، میں نے صاف الفاظ میں اپنا ایک پانچ نکاتی پروگرام دیا۔ ان پانچ نکات میں پہلے نکتے میں صاف الفاظ میں کہا گیا ہے کہ ہمارا مقصد پاکستان کی نظریاتی بنیادوں پر مبنی ایک مستحکم اسلامی جمہوری سیاسی نظام کا قیام ہے۔ میں نے اس پروگرام میں خود بھی پاکستان کے عوام کے ساتھ یہ عہد کیا ہے جیسا کہ مارشل لاء کے اٹھانے کے بعد میں نے قوم سے خطاب کرتے وقت کہا تھا۔ جہاں تک میری پارٹی کا تعلق ہے، پاکستان مسلم لیگ کا تعلق ہے میں یہاں اس فلور پر اس کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہوں

کہ پاکستان مسلم لیگ نے حضرت قائداعظم کی لیڈر شپ کے تحت جو ایک چیلنج اس برصغیر کے مسلمانوں کے لئے قبول کیا تھا' وہ بھی یہی تھا کہ ہماری ایک نظریاتی مملکت ہوگی اور وہ مملکت پاکستان ہوگی جہاں اسلام کی بالادستی ہوگی اور شریعت کا صحیح نفاذ ہوگا۔ ہمارے قائداعظم کی بھی یہی ہدایات تھیں اور جب بھی پاکستان بننے کے بعد انہوں نے قوم سے خطاب کیا تو انہی الفاظ میں انہوں نے ہمیشہ قوم کو یہ عہد یاد دلایا تھا۔

اگرچہ آج کچھ حضرات یہ محسوس کرتے ہیں کہ شریعت کے معاملے میں حکومت اس خلوص کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی' میں کہتا ہوں کہ کیا یہ جو بل آج متفقہ طور پر اس فلور پر پاس ہوا ہے اگر حکومت پر خلوص نہیں ہے تو یہ بل یہاں کیسے پاس ہو گیا' میں واضح طور پر یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے وعدہ کیا تھا اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ شریعت کی بالادستی پاکستان میں قائم رہے گی اور جتنے بھی احکام' جتنے بھی قانون پاکستان میں بنیں گے وہ قرآن اور سنت کے مطابق بنائے جائیں گے۔ ابھی فیملی لاز کے متعلق بھی کچھ یہاں کہا گیا ہے اس پر کچھ ڈسکشن بھی ہوئی ہے لیکن ہاؤس نے متفقہ طور پر اس بل کو پاس کیا ہے میں ان معاملات کی تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا جن پر یہاں ڈسکشن ہوئی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بل یہاں سے جب نیشنل اسمبلی کے فورم پر جائے گا تو وہاں بھی تفصیل کے ساتھ اس کو ڈسکس کر کے جتنی جلدی ہو گا کوشش کی جائے گی کہ یہ بل پاس ہو جائے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کے توسط سے سینیٹرز صاحبان کو اور پاکستان کے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک شریعت کی بالادستی کا تعلق ہے یہ ہمارا وعدہ ہے اور انشاءاللہ پاکستان میں شریعت کی بالادستی قائم رہے گی اور اس کے مطابق صحیح قوانین نافذ ہوں گے۔

Thank you very much.

<u>جناب چیئرمین</u> : شکریہ' جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

<u>قاضی حسین احمد</u> : جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں اور وزیراعظم صاحب کو بھی اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ملک میں ایک ایجی ٹیشن شروع ہو چکی ہے اور یہ ایجی ٹیشن اگلے جمعہ اور پھر آئندہ جمعہ کو ملک گیر پیمانے پر پھیل رہی ہے اور ان کا مطالبہ' عوام کا مطالبہ بلکہ یہاں کے تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء کا مطالبہ یہ ہے کہ جس طریقہ سے اور جس سپرٹ سے یہاں نواں ترمیمی بل پاس

[Qazi Hussain Ahmad]

کیا گیا ہے اس کو قومی اسمبلی میں بھی اسی طرح جلدی پاس کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ اس کو شریعت بل کا نام نہ دیا جائے یہ کہنا کہ اس کے Preamble میں ہم نے شریعت کا لفظ ڈال دیا ہے اس لئے یہ شریعت بل ہو گیا ہے یہ قطعاً درست نہیں ہے۔ اس بل میں اور شریعت بل میں ایک بنیادی فرق ہے شریعت بل سے ملک بھر کی تمام عدالتوں کو اختیار مل جاتا ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق فیصلے کریں، جب کہ اس نویں ترمیمی بل میں شریعت کو شریعت کورٹ کے ساتھ باندھا گیا ہے۔ ایک دوسری کورٹ اگر وہ جانے بھی اور سمجھے بھی کہ ظاہراً ایک معاملہ شریعت کے خلاف ہے ایک قانون شریعت کے خلاف ہے۔ لیکن اس کورٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اس کے خلاف فیصلہ کرے اور وہ اس بات کی پابند ہے کہ وہ اسی خلاف اسلام قانون کے مطابق فیصلے کرتی رہے۔ اس لئے اصل تبدیلی اسی وقت آئے گی جب شریعت بل کو یہاں منظور کیا جائے گا اور اگر یہ حکومت مخلص ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ مخلص ہے تو یہاں شریعت بل پیش ہو چکا ہے، شریعت بل کو پرائیویٹ ڈے تک موخر کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کل پرائیویٹ ممبر ڈے قرار دیا جائے اور اس بل کو یہاں اسی سپرٹ کے ساتھ پاس کر دیا جائے تاکہ لوگ مطمئن ہو سکیں اور ملک ایک بہت بڑے ہیجان سے بچ جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، قاضی صاحب آپ کچھ بولنا چاہیں گے۔

قاضی عبداللطیف نواں ترمیمی بل جس جذبے اور خلوص کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور یہاں پاس کیا گیا ہے میں یقیناً اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ خصوصیت سے دفعہ ۲ کے اندر جو ترمیم ہوئی ہے کہ ملک کا اعلیٰ ترین قانون قرآن و سنت ہو گا۔ یہ الفاظ اس کا تقاضا کرتے ہیں کہ اس پر عمل در آمد کے لئے وہ شریعت بل جو پرائیویٹ طریقے سے پیش کیا گیا ہے اس کو بھی جلد از جلد پاس کر دیا جائے۔ میں وزیر اعظم صاحب کو اس بات پر مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے آج تک جو وعدے کئے ہیں ان کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں ان کے خلوص پر یقین ہے کہ وہ اسی جذبے سے اس بل کے لئے راہ ہموار کرنے کے بعد اس پر عمل کرانے کے لئے اس شریعت بل کو جلد از جلد پاس کرائیں گے جو کہ آپ حضرات کے سامنے ہے انہی الفاظ پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین بہت شکریہ، جناب شہزادہ جہانگیر شاہ صاحب۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب چیئرمین صاحب وہ قوم بہت خوش قسمت ہوتی ہے جن کو اچھے لیڈر میسر ہوں وہ قوم بہت خوش قسمت ہوتی ہے جس کے علمادین کی طرف رہنمائی

کریں۔ آج کا دن سب کے لئے خوشی کا اہم دن ہے جب پاکستان بن رہا تھا' اور بلوچستان میں ریفرنڈم ہو رہا تھا تو کانگریس کے مقابلے میں ہمارے ہاتھ میں صرف ایک ہی ہتھیار تھا۔ ایک یہ کہ ہم مسلمان ہیں اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا' اور دوسرا یہ کہ جب ہم ان کو غیرت دلاتے تھے کہ ہندوؤں نے ہماری مسلمان عورتوں کو اٹھایا ہے تو کانگریس چاہے کتنا ہی لالچ دیتی لوگ پاکستان کے حق میں آجاتے تھے۔ آج خدا کا فضل ہے کہ شریعت بل اور نویں ترمیمی بل نے وہ بات دکھائی جس کے لئے تمام پاکستان کے مسلمان انتظار میں تھے۔ یہ سب سے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے لیڈر جناب محمد خان جونیجو صاحب جب سے وزیر اعظم ہوئے ہیں اور سب سے بڑی بات جو انہوں نے کی وہ مارشل لاء کا اٹھانا تھا' دوسری بات جو انہوں نے کی' وہ ایمرجنسی کو اٹھایا' اور آج یہ بل بھی پاس ہوا' بل کے پاس ہونے سے کام تو نہیں بنتا' جب تک وہ انفراسٹر یکچر اس کے مطابق نہ بنایا جائے گا۔ چونکہ ہماری تعلیم ہماری تربیت اور ہمارے قانون کے تقاضے اتنے عرصے سے ایک ایسی راہ پر چل رہے تھے جس کو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں تھا' لادینی قوانین چل رہے تھے' اس کو اسلام کے دائرے میں لانے کے لئے میرے خیال میں سب سے اہم اور ضروری چیز یہ ہے کہ اس پر حکومت اور خصوصاً پرائم منسٹر صاحب نے مسلم لیگ کے منشور میں اسلام کے لئے جو پرنسپلز رکھے ہیں اس کے مطابق وہ اس طرف توجہ کریں۔ انشاء اللہ وہ تمام باتیں جو اسلام کے لئے کہتے ہیں اس سے ہو جائیں گی اور انشاء اللہ تعالیٰ کوئی فرو گذاشت نہیں ہو سکے گی۔ شریعت کو جہاں جہاں نہیں سمویا گیا وہاں یہ کام تو امنڈمنٹ سے بھی ہو سکتا ہے اور اس پر بھی میرے خیال میں توجہ دینی چاہئے علمائے کرام صاحبان کو اس ایجی ٹیشن کی بجائے آپس میں مل کر اس طرح بنانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ شریعت کو سو فیصدی نافذ کیا جا سکے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنے ساتھیوں کا جو میرے ساتھ اس امنڈمنٹ بل میں شریک تھے' شکریہ ادا کرتا ہوں اور علماء کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور نفاق سے' ذاتی فائدوں سے بچا کر ایک اسلامی امت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ' جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو' اس ایوان کو' محترم وزیر اعظم صاحب کو اور پوری قوم کو اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں میری نگاہ میں

[Prof. Khurshid Ahmad]

یہ دن بہت بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء وہ روشن اور سنہرا دن ہے جب پاکستان کی دستور سازاسمبلی نے قرارداد مقاصد پاس کی تھی اور پاکستان کی اسلامی مملکت کا دستوری زبان میں اعلان کیا اور آج وہ دن ہے جب پہلی مرتبہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے منفی کے مقابلے میں مثبت انداز میں بات کی ہے۔ یہ بات اب تک کے سارے دساتیر میں کہی گئی کہ قرآن وسنت کے خلاف قانون سازی نہیں ہوگی، لیکن یہ آدھی بات تھی، مکمل بات آج آپ نے کہی ہے کہ قرآن وسنت ملک کا بالاترین قوانین ہوں گے اور قانون سازی کے لئے بھی اور پالیسی سازی کے لئے بھی سرچشمہ ہدایت ہوں گے اس پہلو سے میں اس دن کو بڑا مبارک دن سمجھتا ہوں اور آپ سب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کے ہاتھوں یہ خدمت انجام پائی ہے اور یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ حکومت کو، ایوان کو اور قوم کو اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں یہ بھی ایک مبارک پہلو ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ ایک دستوری ترمیم اور وہ بھی اتنی مبارک دستوری ترمیم جس کا آغاز سینٹ میں ہوا، سینٹ کے لئے یہ باعث فخر ہے کہ اس نے پہلی دستوری ترمیم جو کی ہے وہ شریعت کی بالادستی کی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں دو باتیں اور کہنا چاہتا ہوں پہلی یہ کہ جس سپرٹ سے یہ کام ہوا ہے اور یہ افہام وتفہیم سے جو باہم تعاون ہوا ہے اور اس میں ہم وزیر اعظم کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن یہ یہاں ختم نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ اس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ جو شریعت بل اس وقت سینٹ کے زیر غور ہے اسے بھی اسی جذبے، قوت اور سرعت کے ساتھ قبول کیا جائے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اب تک شرعی عدالت نے جتنے بھی معاملات کے فیصلے کئے ہیں جن کی تعداد ۴۰/۴۲ تک ہے ان کے مطابق قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے تقریباً ۲۴۰ قوانین پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے لیکن ان کی روشنی میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے تقریباً پانچ نئے مسودات قوانین دیئے ہیں جن پر ابھی تک قانونی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ اس تمام pending کام کو خدارا دوبارہ شروع کیجئے۔ اسی قوت کے ساتھ ایسی کمیٹیز بنایئے جو دن رات کام کریں، لاء منسٹری، پارلیمنٹ کام کرے کچھ سینٹ میں آئیں کچھ اسمبلی میں شروع کئے جائیں ہم جس بات کا اعلان کر رہے ہیں

اپنے عمل سے بھی اس کی تائید کریں۔ اس طرف توجہ دیجئے تب آپ اس پروسیس کو مکمل کر سکیں گے اور حقیقی مبارک باد کے مستحق ہوں گے شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور سینٹ کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ اس ایوان کے اندر اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے ابتداء ہوئی ہے۔ ہمیں اس وقت حکومت پر مکمل اعتماد تو ضرور ہے لیکن اس اعتماد کی آخری انتہا اس وقت ہو گی جب کہ یہ اپنے کردار اور افعال میں مکمل طور پر پُر خلوص ہو گی اور وہ خلوص اور جذبہ ایمانی اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکامات پر مبنی ہو تو تب ہمارا مکمل اعتماد ہو گا اس وزیر اعظم میں اور پچھلے کئی وزیر اعظموں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے پہلا اعلان لاہور میں قرار داد مقاصد جہاں پاس ہوئی تھی وہاں اس مینار کے نیچے بادشاہی مسجد کو گواہ کر کے کہا تھا کہ مارشل لاء ختم ہو گا چنانچہ وہ مارشل لاء ختم ہوا اس کے بعد یہ بھی کہا کہ جناب اس ملک میں اللہ کا نظام، شریعت محمدیؐ قائم ہو گا تو اس کی ابتداء ہو رہی ہے لیکن اس وقت زیادہ سے زیادہ یہ مبارک باد کے مستحق ہوں گے جب کہ کالی کملی والے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام اس سرزمین پاکستان میں قائم و دائم کرنے کے لئے اسی جذبے کے ساتھ اعلان کریں جس طرح کہ انہوں نے آج تقریر کی ہم اس اعلان کے منتظر ہیں۔ پاکستان کا بچہ بچہ اس اعلان کا منتظر ہے اور اس اعلان کے لئے ہم انہیں بہت خوش آمدید کہیں گے اور ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اور اس سرکاری پارٹی کو یہ ہمت دے کہ اگر کوئی کام دو گھنٹے کا ہوتا ہے تو یہ پانچ منٹ میں اعلان کر دیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہو تو ہم ان کے مشکور و ممنون ہوں گے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب عنائت خان صاحب۔

نواب زادہ عنایت خان، آفریدی: جناب چیئرمین! ہماری سینٹ میں شریعت کے بارے میں جو آئینی ترمیم پاس ہوئی اس کے لئے میں محمد خان جونیجو وزیر اعظم پاکستان اور سینیٹرز حضرات کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جیسے آپ کہا کرتے ہیں کہ یہ ایوان بالا ہے اسی لحاظ سے اس نے آج وہی کام کیا جو کہ اس ہاؤس کے لئے مناسب تھا۔ آج ہم اپنی قوم کے سامنے سرخرو ہیں اور ہم نے آج قوم کو وہی چیز دی جو کہ اس کی بہت پرانی تمنا تھی ہم نے اس کی وہ تمنا

[Nawabzada Inayat Khan Afridi]

تمنا پوری کر دی۔ تو میں آپ کا اور تمام ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ یہ بہت بڑا کام ہوا ہے۔

جناب اقبال احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جناب وزیر اعظم صاحب کے خطاب کے بعد میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا لیکن اس دوران اپنے ایک دو دوستوں کی باتوں کے جواب میں میں نہایت ہی مختصراً کچھ گزارشات کروں گا۔

جناب چیئرمین! میں آج اپنے آپ کو خوش قسمت ترین انسان سمجھتا ہوں کہ جسے تحریک پاکستان کا حقیر کارکن کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا اور اپنے کانوں سے یہ سننے کا موقع ملا کہ قائد اعظم نے یہ ارشاد فرمایا کہ ہم پاکستان اس لئے بنانا چاہتے ہیں جس میں قرآن و سنت کے مطابق نظام قائم کیا جائے۔ ان کا ارشاد گرامی تھا کہ پاکستان اسلام کی لیبارٹری ہو گا۔ اب قائد اعظم کے خواب اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے کے لئے جناب محمد خان جونیجو کی قیادت میں مجھے یہ لازوال شرف حاصل ہوا کہ اس ایوان میں یہ بل پیش کروں اور تمام سینیٹرز نے اسے نہایت جوش و خروش سے adopt کیا اور پاکستان کے اندر مکمل شریعت کا نفاذ کرنے کے لئے میری ناقص رائے میں آئین کے اندر سب سے ضروری ترمیم کی اور مطلوبہ راستہ اس ترمیم نے ہموار کر دیا۔ ابھی جناب قاضی حسین احمد صاحب جن کا میں دل کی گہرائیوں سے احترام کرتا ہوں اور اس مرحلے پر میں کسی آرگومنٹ میں بھی نہیں جانا چاہتا میں صرف ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بل شریعت کے سلسلے میں نہیں میں نہایت ادب و احترام سے ان کی اس بات سے اتفاق نہیں کرتا لیکن جب وہ مرحلہ آئے گا تو اپنی گزارشات ان کی خدمت میں پیش کروں گا۔

میں تمام سینیٹرز کو حکومت کی طرف سے اس بات کا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جس خلوص کے ساتھ اس بل کو پاس کرنے کے لئے حکومت اور سینیٹ کے تمام اراکین نے حصہ لیا ہے اسی خلوص کے ساتھ حکومت کی طرف سے بھی اس بل کے فیصلے میں بھی اسی خلوص کا ثبوت دیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ بل بھی یہ ایوان جلد ہی پاس کرے گا۔ جیسے ابھی آپ نے دیکھا کہ یہ اتنا نازک مسئلہ ہے اس کو سوچ سوچ کر چلنا پڑتا ہے اس لئے اس سلسلے میں بھی آپ ہماری رہنمائی کریں گے اور شریعت کی بالادستی اور اس کے نفاذ کے لئے حکومت کی طرف سے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ! معزز اراکین! سینیٹ کی تاریخ میں آج کا فیصلہ

واقعی ایک یادگاری فیصلہ ہے اور جیسے پروفیسر خورشید احمد صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک یادگاری اہمیت کا حامل ثابت ہو گا۔ اس کارکردگی پر ایوان بجاطور پر فخر کر سکتا ہے آئین کی اس ترمیم کے ساتھ اسلامائزیشن آف لاز یا مکمل شریعت کے نفاذ میں ہر قسم کی آئینی رکاوٹیں دور ہو گئی ہیں۔ دوسری بات افہام و تفہیم، تعاون و رواداری کا جو مظاہرہ آج کیا گیا وہ قابل تحسین ہے اور شورائی نظام میں میرے خیال میں ان کے تقاضوں سے پوری طرح ہم آہنگ ہے امید ہے کہ شریعت بل کا مرحلہ بھی اسی جذبے خلوص اور رواداری کے ساتھ اور اس خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔ اجلاس کو ۱۰ جولائی ۸۶ء صبح گیارہ بجے تک ملتوی کرتے ہیں۔

[The House adjourned to meet again at 11 O'clock in the morning on Thursday July 10, 1986.]

PCPPI—2731(86) Senate—300.